کیا تبلیغی کام ضروری ہے؟ کا حصہ دوم

بنام

مکاتیب بسلسلۂ تبلیغ

چوبیس مکاتیب کا مجموعہ

جسمیں شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمہ
اور حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب مدظلہ العالی
اور حضرت مولانا شاہ وصی اللہ صاحب الہ آبادی رحمہ
اور حضرت مولانا اسعد اللہ صاحب مدظلہ العالی
اور حضرت مولانا شاہ محمد یوسف صاحب رحمہ
اور مفتی منظور صاحب مظاہری
اور مفتی محمود صاحب گنگوہی مدظلہ العالی
اور مولانا منظور نعمانی صاحب مدظلہ العالی
اور مفتی اسمٰعیل صاحب بھکھولوی کے اہم مکاتیب مذکور ہیں

فہرست مکاتیب بسلسلۂ تبلیغ

چوبیس ۲۴ اہم مکاتیب کا مجموعہ

(۷) مکاتیب منظوریہ = دو مکاتیب کا مجموعہ صفحہ

حضرت مولنا منظور نعمانی صاحب مدظلہ العالی

١٦٥

پہلے اور اہم تین ۳

مکاتیب بسلسلۂ تبلیغ!

١

مکاتیب حضرت مدنی

حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ

کا

(١) پہلا خط :- حضرت مولانا حکیم محمد اسحٰق صاحب کٹھوری (خلیفہ حضرت اقدس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ)
کے نام تبلیغی جماعت کی رہنمائی ہمدردی اور ہمت افزائی کے سلسلے میں !

(٢) دوسرا خط :- پروفیسر سیّد احمد شاہ صاحب مراد آبادی (متعلق حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ)
کے نام، جبکہ حضرت مولانا الیاس صاحب علیہ الرحمہ کے پاس کام سیکھنے کی غرض سے
اجازت طلب کی اسوقت ہمت افزائی کے سلسلہ میں !

(٣) تیسرا خط :- آپسمیں اختلاف کے وقت تمام مسلمانوں کیلئے ایک گراں قدر رائے کے سلسلہ میں !

(مکتبہ محمود الحسن قاسمی عفی عنہ) وسیم پرنٹنگ پریس دیوبند)
١٠/٩/٧١ء

مکتوب ا

① نقل خط بنام مولانا حکیم محمدؐ اسحٰق کھٹوروی
(خلیفہ)
حضرت اقدس مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی قدس سرہٗ

محترم المقام زید مجدکم!
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مزاج مبارک!

یہ بات معلوم کر کے تعجب ہوا کہ حضرت مولانا محمد الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تبلیغی جماعتیں شہر میرٹھ اور اس کے گردو نواح میں تبلیغی سرگرمیوں کے لئے آتی ہیں۔ مگر آپ حضرات اور آپکے احباب واعزہ اُنکی ہمدردی، رہنمائی، ہمت افزائی میں کوئی حصہ نہیں لیتے، برخلاف اسکے وہ اشخاص جن کو اپنے بزرگوں سے کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ انکو قومی اور وطنی تحریکات سے کوئی دلچسپی ہے وہ ان جماعتوں سے ہمدردی کرتے ہیں۔ میں نہیں سمجھ سکا

کہ اس کا راز کیا ہے۔

میرے محترم بزرگ! یہ جماعتِ تبلیغیہ نہ صرف ایک ضروری اور اہم فریضہ کی حسب استطاعت انجام دہی کرتی ہے بلکہ اسکی بھی سخت محتاج ہے کہ انکی ہمت افزائی کی جائے اور ان کو خود بھی مسلمانوں سے رابطہ قوی پیدا ہو اور مسلمانوں میں اتحاد اور یگانگت کا قوی جذبہ پیدا ہو اور انکو مذہبی احساسات کی گرمی کی طرف چلایا جائے۔ جس سے مستقبل میں نہایت اعلیٰ درجہ کے نتائج اور ثمرات کی قوی اُمیدیں پیدا ہوتی ہیں۔ بنابریں میں اُمیدوار ہوں کہ آئندہ اس میں پوری جدّوجہد کو کام میں لایا جائے اور انکی ہمت افزائی کی صورتیں عمل میں لائی جائیں۔

والسلام

ننگِ اسلاف، حسین احمد غفرلہٗ

۱۶ صفر سنہ ۱۳۶۱ھ

مکتوب ۲

٢ حضرت شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کا مکتوب گرامی[1]

جناب پروفیسر سید احمد شاہ صاحب مراد آبادی کے نام

محترم المقام زید مجدکم !

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تبلیغی خدمات کے انجام دینے اور اسکے لئے مولانا الیاس صاحب رح کی خدمت میں حاضر ہو کر ہدایات حاصل کرنے کا مقصد مبارک مقصد ہے اللہ تعالیٰ قبول فرمائے ۔ اور پھر توفیق عطا فرمائے کہ آپ اس مقصد کو بلکہ اپنی خاندانی وراثت کو بخیر وخوبی انجام دیں مولانا محمد الیاس صاحب رح کو علیحدہ خط لکھنے کی ضرورت نہیں ہے

[1] از مکتوبات شیخ الاسلام حصہ دوم "

وہ بلا سفارش اس کام کو مکمل طریقہ پر انجام دینگے اور بالفرض آپ ضرورت ہی سمجھیں تو اس عریضہ کو انکی خدمت میں پیش کر دیں اور میرا اسلام و استدعاء دعوات صالحہ انجام دیں۔

فقط والسلام۔ ننگ اسلاف

حسین احمد غفرلہٗ

سید احمد شاہ صاحب اس تحریر عالی کو اپنے ہمراہ لیگئے اور حضرت مولانا محمد الیاس صاحب کو یہ مکتوب اقدس دکھایا۔ مولانا موصوف جو اسکو دیکھ کر باغ باغ ہو گئے اور حاضرین سے فرمایا کہ حضرت کی توجہ کا ہونا قبولیت کی دلیل ہے وغیرہ وغیرہ۔

مکتوب ۳

(۳) حضرت شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد گرامی[۱]

[۱] منقول از اخبار روشنی۔ بنگلور مؤرخہ ۱۷ مارچ سنہ ۵۷ء ۱۹

(معلوم ہوا کہ جب تبلیغ کی حمایت و مخالفت کے اشتہارات حضرت شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کر کے رائے دریافت کی گئی تو آپ نے مندرجۂ ذیل گراں قدر رائے کا اظہار فرمایا)

اہل مدارس کی مختلف تحریریں اور پوسٹر دربارہ حمایتِ تبلیغ و مخالفت ان دونوں نظر سے گزریں جنمیں حدِ اعتدال اور توسط سے تجاوز کرتے ہوئے افراط و غلو سے کام لیا گیا ہے۔

تبلیغ دین اور تعلیم دینی ہر دو امور ضروریات اور فرائض اسلامیہ سے ہیں انکے کارکنوں کو ہمیشہ حدودِ شرعیہ کے اندر کام انجام دینا چاہئے کوئی کام خواہ کتنا ہی اہم اور ضروری کیوں نہ ہو اگر حدود شرعیہ سے بالاتر ہو کر عمل میں لایا جائے گا تو ضرور بالضرور اس میں خرابیاں اور مفاسد پیدا ہونگے اس لئے میں ہر دو فریق سے نہایت ادب اور محبت سے التماس کرتا ہوں کہ وہ اعتدال اور توسط کو اختیار فرمائیں اور بے جا الزامات تراشیوں اور بے اعتدالیوں سے درگذر فرما کر اپنے اپنے فرائض و واجبات میں منہمک ہو جائیں۔

زمانۂ سعادت (صحابۂ کرام رض) سے لیکر آج تک ہمیشہ

کارکن اشخاص اور جماعتوں سے غلطیاں بھی ہوتی رہی ہیں۔ مگر انکی غلطیوں کی وجہ سے وہ ضروری چیزیں ممنوع نہیں قرار دی گئیں۔ بلکہ اصلاح کی گئی اور ان غلطیوں کو چھانٹ دیا گیا۔ اہل تبلیغ بھی ہماری طرح انسان ہیں ان میں ناتجربہ کار اور نوآموز افراط و تفریط کرنے والے اشخاص بھی ہیں انکی کسی کوتاہی پر نفس تبلیغ پر نکیر کرنا غلطی سے خالی نہ ہوگا، اور یہی حال تعلیم کا بھی ہے، اسلئے میں تمام بھائیوں سے امیدوار ہوں کہ ہر ایک دوسرے کی عزت افزائی کی کوشش کرے اور گندگی اچھال کر مسلمانوں میں مزید تفریق پیدا نہ ہونے دے۔

واللہ یہدی السبیل وہو المستعان

ننگ اسلاف حسین احمد غفرلہ

عالموں کو عمل کی ضرورت!

حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا وہ بیان جسے آپ نے دار العلوم دیوبند کے طلباء کے سامنے عالموں کیلئے عمل کی ضرورت پر کیا تھا۔ قیمت ستر پیسے۔

دوسرے اور اہم چار ۴

مکاتیب بسلسلۂ تبلیغ

۲

تبلیغی جماعت اکابر کی نظر میں!

:- ایک اعتراض کے جواب میں -:

کیا؟

حضرت تھانویؒ تبلیغ کے مخالف تھے؟

مقدمہ حضرت مولانا قمر الدین صاحب مظاہری
مدظلہ العالی

پہلا خط حضرت مولانا شاہ محمد زکریا صاحب کاندھلوی
دامت برکاتہم

دوسرا خط حضرت مولانا شاہ وصی اللہ صاحب
رحمۃ اللہ علیہ

تیسرا خط حضرت مولانا محمد یوسف صاحب
رحمۃ اللہ علیہ

چوتھا خط حضرت مولانا اسعد اللہ صاحب
مدظلہ العالی

مُقدّمہ!

حضرت مولانا الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ
اور
آپ کی تحریک!

مولانا الیاس رحمۃ اللہ علیہ نے دہلی نظام الدین بنگلے والی مسجد میں بیٹھکر میوات کے ان مسلمانوں کی حالتِ زار کا بغور مطالعہ کیا جو عادات و اطوار اور رسوم و رواج کے اعتبار سے غیر مسلموں سے زیادہ قریب تھے جن کے نام شکلیں، شادی اور غمی کے طور طریقے سب ہندوانے تھے انکے اندر اس کے سوا اسلام کی کوئی بات نہیں تھی کہ وہ اپنے آپ کو مسلمان کہتے تھے۔ مولانا الیاس صاحبؒ کو میواتی مسلمانوں کے اس اخلاقی اور ایمانی تنزلؔ و انحطاط

لہ گراوٹ ۱۲

نے مرغِ بسمل[1] بنادیا آپ کی حمیت وغیرتِ دینی سے قطعاً گوارا نہیں کیا کہ عوام میں بے دینی کا سیلاب جو انکو ارتداد[2] کے بالکل قریب پہنچائے دے رہا ہے اس طرح بڑھتا رہے اور وہ خاموش کھڑے تماشا دیکھتے رہیں۔ اور اپنے خاندانی طریقے کے مطابق پیری مریدی کا سلسلہ جاری رکھیں۔ جو طالب خود اصلاح کرانے آجائے اس کا تزکیۂ نفس کردیں اور جو نہ آئے اسکی اصلاح کی کچھ فکر و تدبیر نہ کریں مولانا الیاس رحمۃ اللہ علیہ نے ان میواتی مسلمانوں میں کام شروع کیا ان کے دروازے جا جا کر، ایک ایک کو دین کی اہمیت اور حقیقت اور اسکے تقاضے بتائے انکو دین پر عمل کے لئے ابھارا گھر میں رہکر چونکہ مشاغل اور کاروبارِ زندگی سے فرصت کم ملتی ہے اس لئے انکو آمادہ کیا کہ وہ دو دو دن اور چار چار دن دوسری بستیوں میں جاکر اپنا کھائیں اور اپنا پئیں۔ مسجدوں میں ٹھہر کر اپنے بستر استعمال کریں اور اسطرح دین سیکھنے کی جدّ و جہد کریں۔ مولانا رحمۃ اللہ علیہ کو شروع میں اس کام کے لئے بڑے پاپڑ بیلنے پڑے۔ بھوک و پیاس اور پیدل چلنے کے مجاہدات کے علاوہ لوگوں نے آپ پر پتھر برسائے، ڈنڈے مارے۔ دھکے دیکر بستی سے

---

[1] بے چین ۱۲ [2] بے دین بنا دینے ۱۲

نکالا۔ لیکن مولانا رحمۃ اللہ علیہ نے ان سب تکالیف کو بڑی خوش دلی کے ساتھ انگیز[1] کیا۔ بلکہ شکر ادا کیا کہ اللہ تعالیٰ نے تبلیغ دین کے لئے اسوۂ نبی کی توفیق عطا فرمائی۔ اللہ کی عادۃ مستمرہ ہے کہ جب کوئی کام اخلاص سے کیا جاتا ہے تو اس سے فائدہ ہی ہوتا ہے۔

چنانچہ میوات کی حالت دن بدن بدلنے لگی۔ حتیٰ کہ آج مولانا کی چلائی ہوئی تبلیغی تحریک میوات میں انقلاب لانے کے بعد میوات سے گزر کر ساری دنیا میں پھیل گئی۔

حضرت تھانویؒ کے متعلق ایک شبہ!

"آج کل ایک مخصوص حلقہ میں یہ شبہ عام ہوتا جا رہا ہے کہ حضرت تھانوی رح اس کام کے مخالف تھے"۔

جناب ابو طلحہ صاحب نے ایک سوال کے ذریعہ حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ۔ حضرت ناظم صاحب مدظلہ، اور حضرت مولانا یوسف صاحب رح سے دریافت کیا تھا کہ یہ شبہہ کہاں تک درست ہے؟ ان حضرات نے جو جوابات ارسال کئے وہ ہمارے پاس

---

[1] برداشت کیا ۱۲

اشاعت کے لئے آئے ہوئے ہیں ہم نے سوچا کہ حضرت
تھانویؒ کے خلیفہ خاص حضرت مولانا شاہ وصی اللہ صاحب
دامت فیوضہم سے بھی استفسار ضروری ہے تاکہ تائید مزید ہوجائے
اور لوگوں کو شبہ زائل کرنے میں کوئی پس وپیش نہ رہے۔

چنانچہ ہم نے دفتر سے ایک طویل خط حضرت کی خدمت
میں ارسال کیا۔ مولانا مدظلہ نے جو عنایت نامہ ارسال فرمایا ہے
اُسے بھی ہم ذیل میں شائع کر رہے ہیں۔ امید ہیکہ قارئین[2]
مستفید[3] ہوں گے۔

اس سلسلہ میں اختلاف رکھتے ہوں یا اسکے کام
میں کوئی شبہ ہو وہ ہمیں تحریر فرمائیں تمام اکابرین تبلیغ
تک ان کے واجبی شبہات کو پہچان سکیں اسی طرح اُمت
کو انتشار وافترار سے محفوظ رکھا جا سکے۔ . . . . .

. . . .

. . . .

---

[1] دور ۱۲ [2] مطالعہ کرنے والے ۱۲
[3] فائدہ حاصل کرنا ۱۲

ہمارے مخدوم و محترم استاد جناب حضرت مولانا صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ !

ضروری معروض اینکہ حضرت مولانا محمد الیاس صاحب کی تبلیغی تحریک کے متعلق حضرت تھانوی رح کے اکثر متعلقین کا یہ خیال ہے کہ حضرت کو اس تحریک سے اختلاف تھا اب بذات خود احقر کو ایک قسم کا خلجان ہے کہ اپنا تعلق بھی حضرت تھانوی رح کے سلسلہ سے ہے اور دوسری طرف، جو احقر نے اس دعوت و تبلیغ کو دیکھا تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس دور میں سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق زندگی گزارنے کا واحد ذریعہ یہی تبلیغ ہے۔

اب جناب والا سے دریافت طلب امر یہ ہے کہ کیا واقعی حضرت کو اس تحریک سے اختلاف تھا ! اگر تھا تو کیا ؟ نیز یہ بتلادیں کہ اختلاف اخیر تک تھا یا ختم ہو گیا تھا ؟

مفصل جواب تحریر فرمانے کی درخواست ہے تاکہ اطمینان بھی حاصل ہو ؟ اور اپنے لئے فیصلہ کرنے میں آسانی ہو۔

فقط والسلام

عبدالقدوس اعظم گڈھ

کیا واقعی یہی تبلیغ واحد ذریعہ ہے اگر آپ کے نزدیک نہیں ہے تو عوام تو یہی سمجھ رہے ہیں یہی فساد عقیدہ ہے اور استبداد ... معتدل ہیں ... حضرت ... جانتے ہیں ... کیا بات

۱۲۹

مکتوب ۴!

(۱)

الجواب!!

حضرت شیخ الحدیث مولانا شاہ محمد زکریا صاحب مدظلہ العالی

عنایت فرمایم سلمہ!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تبلیغی جماعت اور حضرت تھانوی!

بعد سلام مسنون۔

عنایت نامہ پہونچا حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہ کے متعلق مخالفت میرے علم میں نہیں۔ بلکہ میرے علم میں یہ ہے کہ حضرت قدس سرہ متعدد مرتبہ نظام الدین تشریف لے گئے بلکہ میوات بھی تشریف لے گئے اور چچا جان یعنی مولانا محمد الیاس رح بھی کثرت سے تھانہ بھون حاضر ہوتے تھے۔ تھانہ بھون کی حاضری میں یہ ناکارہ بھی اکثر ساتھ ہوتا تھا اور چچا جان ہر حاضری پر اپنی مساعی کا تذکرہ کرتے تھے اس پر حضرت

اظہار مسرت بھی فرماتے تھے۔ اور دعائیں بھی دیتے تھے۔

یہ تو اس ناکارہ کا مشاہدہ ہے البتہ یہ تو میں بھی سن رہا ہوں کہ حضرت قدس سرہ کے بعض خلفاء اور خواص اسکو پسند نہیں فرماتے ہیں۔

اِس کام سے دُوری کا سبب!

اس کے متعلق میرا خیال یہ ہے کہ ان حضرات کو قریب سے دیکھنے کی نوبت نہیں آتی، روایات پر رائے قائم فرماتے ہیں۔ نیز چونکہ اسکی کوئی منظم جماعت نہیں، بلکہ خود آپنے بھی دیکھا ہوگا کہ ان حضرات کی کوشش رہتی ہے کہ ہر جگہ سے آدمی نکلیں۔ نئے آدمی اصول سے واقف نہیں ہوتے ان سے بے اصولیاں بھی ہوتی ہیں۔

اس ناکارہ کو شروع ہی سے بہت قریب سے دیکھنے کی نوبت آئی ہے اب ان جماعتوں کے کارنامے بہت کثرت سے دیکھنے اور سننے کے مواقع پیش آتے ہیں۔

میرے نزدیک یہ تحریک موجودہ حالت کے لحاظ سے نہایت ہی مفید اور بے انتہا ثمرات کا موجب ہے ہزاروں نہیں لاکھوں بے نمازی بے دین دیندار بن گئے، جو لوگ علماء اور مدارس کے

بہت خلافت تھے وہ سیکڑوں کی مقدار میں اہل علم سے متعلق اور مدارس کے محبان بن گئے نہ صرف ہندوستان پاکستان بلکہ عرب ممالک اور دوسرے یورپ کے بہت سے شہروں میں ہزاروں آدمی دین کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں۔ جن ممالک میں مساجد ویران پڑی تھیں اُن میں باقاعدہ نماز بلکہ تراویح کا اہتمام ہو گیا۔

صحیح اندازہ!

کوتاہیوں سے انکار نہیں۔ لیکن کوتاہیوں سے کون سا ادارہ یا مجمع خالی ہے نفع نقصان کی مجموعی حالت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

حضرت تھانویؒ کے خلفاء اور تبلیغی جماعت!

مدرسے کے حضرت ناظم الحاج مولانا اسعد اللہ صاحب مدظلہٗ مولانا تھانوی قدس سرہٗ کے خلفاء میں ہیں وہ تو بیعت کے وقت بھی مرید کو اس کی تاکید فرماتے ہیں ——

اسی طرح دوسرے بہت سے مشائخ بھی اپنے مریدین کو اس کی تاکید کرتے ہیں مولانا مفتی محمد شفیع صاحب پاکستانی بھی حضرت تھانوی قدس سرہٗ کے خلفاء میں سے ہیں۔ اس مرتبہ

سفرِ حج سے واپسی پر خود اس ناکارہ کی موجودگی میں انہوں نے مولانا محمد یوسف صاحب کو اپنے مدرسہ میں بُلا کر اسکی تائید اور تحریک پر تقریر کروائی ابھی مولانا عبیداللہ صاحب بھی مدینہ منورہ سے پاکستان کے راستہ سے واپس آئے۔ انہوں نے بھی بتایا کہ مفتی صاحب نے بہت اصرار سے اپنے مدرسہ کے لوگوں کو اسباب کی طرف متوجہ فرمایا اور خود انہوں نے بھی انکی تقریر کے بعد زوردار تائید فرمائی۔

اس سب کے باوجود آپ کے متعلق میرا مشورہ یہ ہے کہ اگر آپ کو شیخ اُس کی اجازت نہ دے تو آپ کو اُنکی منشاء کے خلاف شرکت نہیں کرنی چاہیئے البتہ اگر آپکو شیخ خوشی سے اجازت دیں تو ضرور شرکت فرمائیں۔

خواب میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تائید[1]

ہاں یہ ضرور ہے کہ اگر آپ اپنے شیخ کی رضا کے تحت شرکت نہ فرمادیں۔ اسلئے کہ میری رائے یہ ہے کہ عنایت الٰہی اس تحریک کی طرف متوجہ ہے جو مبشرات[1] نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے

[1] خواب میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشخبری ۱۲

اس جماعت کے متعلق تواتر (کثرت) سے نقل کیے جا رہے ہیں اور حضورؐ کی طرف سے لوگوں کو اس میں شرکت کے واسطے ترغیبات[ا] و تاکیدات خوابوں میں کثرت سے کی جا رہی ہے جنکے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک ارشاد امری[۲] سا[۱] رؤیاکم قد تواطت فی السبع الاواخر الحدیث۔ جسکو شیخین[۳] نے تخریج کیا ہے کی روشنی میں کثرت سے حضورؐ کا خوابوں میں حمایت کرنا جو اتنی کثرت سے سننے میں آ رہی ہے کہ اسکا احصاء[۴] دشوار ہے

انکے علاوہ اور بہت سے امور ایسے ہیں کہ جن کی بنا پر یہ ناکارہ عہ

مخالفت کو خطرناک سمجھ رہا ہے

عدم[۵] شرکت دوسری چیز ہے کوئی شخص اپنے اعذار کیوجہ سے یا اپنے شرح صدر[۶] نہ ہونے کی وجہ سے شرکت نہ کرے اسمیں بندہ کے نزدیک کوئی خطرہ نہیں۔

ا۔ ~~میرا حکم۔ تمہارے خواب~~ ہیں جو مہینے کی سات اخیر والی راتوں میں نظر آئیں ۔۱۲

۳۔ امام بخاری و مسلم ۔۱۲

۴۔ احاطہ ۔۱۲

۵۔ شریک نہ ہونا ۔۱۲

۶۔ پوری فصاحت جس سے دل میں کوئی دغدغہ نہ رہے ۱۲

عہ معلوم ہو کہ طریق معتبر دین میں تین ہیں۔ حواس، عقل، خبر رسول .... اور خود محقق کر دینے میں علمی بخصوص اعتقاد میں رویا اور کشف کا اعتبار نہیں اور یہ کسی حکم شرعی کا ثابت نہیں ہوتا خصوصاً مسئلہ اعتقاد ۱۲ براہین قاطعہ ص ۲۰۳

لیکن مخالفت دوسری چیز ہے یہ اس ناکارہ کا
ناقص خیال ہے واللہ اعلم بالصواب۔
البتہ کوئی منکر صریح[1] دیکھی جائے تو
اس پر نکیر[2] دوسری چیز ہے۔

یہ ناکارہ اپنے ہجومِ مشاغل وکثرتِ امراض
کیوجہ سے طویل تحریرات سے معذور ہے اسلئے آپکو
اس خصوصی تعلق پر جو مدرسہ کی وجہ سے اس ناکارہ
سے بھی ہے مختصراً اپنی رائے لکھدی ہے۔ اِنْ
کَانَ صَوَابًا فَمِنَ اللّٰہِ وَاِنْ کَانَ خَطَاءً فَمِنِّیْ
وَمِنَ الشَّیْطَانِ۔ فقط والسلام

(حضرت مولانا) زکریا (صاحب)
مظاہر العلوم سہارنپور۔
بقلم:۔ محمد اسمٰعیل شورتی۔
۱۳ ج ۲ ۱۳۸۴ھ

ــلہ:۔ صراحۃً انکار کرنیوالی چیز ــلہ:۔ اٹیک

۱۸۵

②

مکتوب ۵

مُصلح الامّت حضرت مولانا شاہ وصیّ اللہ صاحب

الٰہ آبادی مدظلہٗ!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایسے استفسارات پہلے یہاں آئے ہیں۔ انکا جواب دیا گیا ہے
اب آپ نے بھی کیا ہے۔ آپ جیسے حضرات سے یہ امر تعجب خیز ہے
یہ تبلیغ آج سے نہیں ایک زمانہ دراز اس پر گذر چکا ہے اور اب
یہ عروج (ترقی) پر ہے۔
جب علماء اس میں شریک ہیں (تو) انہوں نے اسکی فروع
کو اور اسکی شرعی حیثیت کو مدّ نظر رکھکر اس کام کو عمل میں لایا ہوگا
اور یہ بات روز روشن کی طرح واضح ولائح ہے۔ اس کے
بعد اب سوال کی، اور پھر ہم جیسے لوگوں سے کیا حاجت باقی رہ جاتی ہے

کام مقصود ہے اور اسکو شرعی طریقہ سے کرنا ہے۔ اور علماء

دونوں کو جانتے ہیں، پھر انکی تقلید کو جو ضروری سمجھ رہا ہے اسپر

انکی تقلید ضروری ہے جو کام کرتا ہے اسکی اہمیت کو وہ عمل سے

پہلے اور شرعی نقطۂ نظر سے اسکو سمجھ لیتا ہے بس یہ دونوں پہلو

پیش نظر ہیں پھر اب سوال کی حاجت نہیں۔

سوال عمل سے پہلے پیدا ہوتا ہے اور اب سوال سے کیا

فائدہ جبکہ آپ نے عمل کرنا شروع کر دیا ہے۔

اب تبلیغ اپنے عروج پر ہے وہ روز بڑھتی ہی رہے گی جو اس

کے موافق ہو خلوص سے اسکو عمل میں لائے۔

سوال سے تردد کا پتہ چلتا ہے کہ ابھی عمل کے جواز ہی میں

تردد ہے یا سبکو اس میں شریک کرنا چاہتا ہے بہت سے

کام ہیں اور ضروری ہیں، سب کو کرنا ہے ایک جماعت اسکے

لئے ہونا بھی ضروری ہے اور بس اور حدود شرع کا پاس و

لحاظ ہر جماعت کے لئے ضروری ہے۔ والسلام

جو کہ آپ نے کام کرنے کبھی اور

ان لوگوں کو بھی بس (حضرت مولینا) وصی اللہ عفی عنہٗ

اگر حدود شرع کے اندر کام کر رہے ہیں تو جائز ہے ورنہ ناجائز ہے

Scanned by CamScanner

۳

مکتوب ٦

حضرت مولانا محمد یوسف صاحب رحمۃ اللہ علیہ امیر جماعت تبلیغی

مکرم بندہ! وفقنا اللہ وایاکم لما یحب ویرضی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

اُمید ہیکہ مزاج گرامی بعافیت ہونگے۔ دین کا کوئی بھی کام جو صحابہؓ کے طرز پر اخلاص کے ساتھ کیا جائے کوئی بھی بزرگ اس سے اختلاف نہیں کریگا۔ چہ جائیکہ حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق اس قسم کا خیال کیا جائے۔

البتہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے دور تک کام کی بنیاد ہی ڈالی جارہی تھی ابھی نتائج کا ظہور نہیں ہوا تھا الحمدللہ آج ہم اپنی آنکھوں سے دنیا بھر کے ممالک میں اس کام کے بہترین مثبت نتائج دیکھ رہے ہیں۔

اس کا عملی تجربہ کرنے والے حضرات کا سینہ خدا نے اس کام کے لئے کھول دیا ہے۔ یہاں تک کہ وہ حضرات جان و مال، وقت اور عمریں اس راہ میں کھپا دیتے ہیں۔ اللہ پاک محض اپنے فضل و کرم سے ان سبکو اخلاص کامل عطا فرمائے آمین۔

ہماری استدعا ہے کہ آپ بھی اس کام کو ان کے ساتھ رہ کر عملاً تجربہ کر کے دیکھیں انشاء اللہ خداوند قدوس سینہ کھول دیں گے نیز حضرت اقدس تھانوی قدس سرہ کی عادت مبارکہ جماعتوں کے پہنچنے کے وقت یہ سُنی گئی کہ ان کی دعوت فرماتے تھے بعض دفعہ اصول سے مستثنیٰ فرماتے تھے۔ یہ بھی سنا گیا کہ فرمایا "الیاس" نے یاس کو آس سے بدل دیا۔ وغیرہ

ہمیں اُن کے اختلاف کا علم نہیں۔

والسلام

محمد یوسف عفی عنہ

حضرت تھانوی نے نہ یہ کام کیا۔ نہ اپنے کسی مرید اور مسترشد کو اس کام کا مشورہ دیا نہ اپنی کتاب میں اس کا حکم دیا نہ حضرت مولانا الیاس رح کی تائید کا ذکر ملفوظات اور مصنفات میں ہے۔ بلکہ جہلاء کے وعظ اور مصلح بننے کی مخالفت اور مذمت صراحۃً اور بکثرت ملفوظات و مواعظ اور تصنیفات اور فتاویٰ میں موجود ہے۔ ملاحظہ ہو کتاب (۱۵۲) ...

مکتوب ۴

حضرت مولانا اسعد اللہ صاحب مدظلہ خلیفۂ حضرت تھانوی رح

محترمی و مکرمی مولانا صاحب!

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کئی روز ہوئے آپ کے جوابی نامہ نے عزت بخشی حضرت مولانا الیاس صاحب رح کی تبلیغی تحریک اور حضرت تھانوی رح کے اختلاف کے متعلق میں نے آپکے استفسار پر کافی غور کیا اور اس سلسلہ میں اپنی معلومات کو ذہن میں یکجا کرتا رہا پھر میں نے آپ کے گرامی نامے کا جواب لکھنے کے لئے محمد اللہ سے کہا۔

(۱) جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے حضرت نے کسی کو میرے سامنے تبلیغ سے نہیں روکا اور نہ منع کیا۔

(۲) چند ہی دنوں کی بات ہے حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب نے اپنے یہاں مولانا عبید اللہ صاحب سرگرم کارکن تبلیغ سے تبلیغی

تقریر کرائی اور حضرت مفتی صاحب موصوف اپنے یہاں کام کرتے رہتے ہیں علاوہ ازیں حضرت تھانوی رح کے بہت سے متوسلین اور معتقدین تبلیغ میں عملی حصہ لیتے رہتے ہیں۔

جہاں تک میری ذات کا تعلق ہے میں تبلیغ میں اپنی شرکت کو سعادت سمجھتا ہوں۔ میرے عوارض مجھے اجازت نہیں دیتے کہ میں عملی شرکت کروں۔ پھر بھی گاہے گاہے تبلیغی اجتماعات میں شرکت کرتا رہتا ہوں۔

اور اب سے چار پانچ سال قبل سہارنپور کی جامع مسجد میں جمعرات کے ہفتہ واری اجتماع میں پابندی سے شریک ہوتا تھا۔ نیز میں اپنے تمام احباب ظاہر و باطن کو ادہر متوجہ کرتا رہتا ہوں۔ اور وہ لوگ مجھ سے بیعت ہوتے ہیں انہیں تو میں بتاکید تبلیغ میں شرکت کے لئے کہتا رہتا ہوں۔

ادہر یہ ایک حقیقت ہے کہ ہمارے حضرت کے یہاں برابر تبلیغ کا کام ہوتا رہتا ہے ممکن ہے کہ حضرت نے کسی مبلّغ کے متعلق کچھ فرمایا ہو۔

نفس تبلیغ پر حضرت رح نے میرے علم کے مطابق کبھی نکیر نہیں

فرمائی اور جب آپ خود تحریر فرما رہے ہیں، "دوسری طرف جو حضرت نے اسی دعوت و تبلیغ کو دیکھا تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس دور میں سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق زندگی گذارنے کا واحد ذریعہ یہی تبلیغ ہے" اب مزید استفسار کی کیا گنجائش رہی؟

تبلیغ کی ضرورت!

واقعہ یہ ہے کہ موجودہ آزمائشی حالات نے تبلیغ کی ضرورت کو ہمیشہ سے زائد ثابت کر دیا نیز اسکا نفع ظاہر و باہر ہے۔ اللہ کے حکم سے رسولوں نے تبلیغ کی انکے بعد برابر انکے صحابہ، تابعین، تبع تابعین، علماء اور اولیاء و صوفیا ہمیشہ تبلیغ کرتے رہے۔ مجھے امید ہے بلکہ یقین ہے کہ اب آپ کو اطمینان ہو جائے گا۔ اور کوئی بھی خلش باقی نہیں رہے گی۔

تبلیغ نے تمام دنیا کے مسلمانوں میں بیداری پیدا کر دی ایسی صورت میں اسکا تعاون ضروری ہے۔

مدرسہ مظاہر علوم اور تبلیغی جماعت!

مجھے حضرت شیخ الحدیث مدظلہ العالی سے معلوم ہوا ہے کہ حضرت پھولپوری قدس سرہ تبلیغ کے بڑے زبردست حامی تھے۔ حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ تو انتہائی شدومد کے ساتھ تبلیغ کے حامی تو تھے ہی نیز دورہ کے اساتذہ حضرت

مولانا امیر احمد صاحب مفتی مظفر حسین صاحب اور دوسرے مدرسین عملاً شرکت کرتے رہتے ہیں۔

علاوہ ازیں یہ ایک حقیقت ہے کہ دراصل تبلیغ کا سرچشمہ اور منبع مظاہر علوم بذاتِ خود ہے اس تحریک کے مؤسس، مؤید اور سرپرست سب ہی مظاہر علوم کے سرپرست رہے حضرت شیخ ہر ماہ کافی روپیہ مبلغین کی دعوت و طعام وغیرہ میں خرچ فرماتے ہیں۔ فقط

(حضرت مولانا) محمد اسعد اللہ (صاحب)

بقلم محمد اللہ۔

(منقول از ماھنامہ

نظام

کانپور)

(یوپی)

تیسرے اور اہم دو

مکاتیب بسلسلہ تبلیغ

ایک خط کے جواب میں!

۳

تبلیغی جماعت حقائق کی روشنی میں

(پہلا خط)

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب گنگوہی مفتی اعظم دار العلوم دیوبند

(دوسرا خط)

حضرت مولانا منظور احمد صاحب مظاہری مفتی مدرسہ اشرف العلوم کانپور

ایسے فرد پڑھئے!

۱) کیا جماعت مدرسہ اور خانقاہوں کے مخالف ہے۔؟
۲) کیا بڑے بڑے اکابرین نے تبلیغ کی تائید کی ہے؟
۳) تبلیغی جماعت میں کوتاہی دیکھنے کے وقت ہم کیا کریں؟
۴) اگر جماعت میں کام کرنے والوں کو غلطی پر دیکھے تو علماء کی کیا ذمہ داری ہے؟

مندرجہ بالا سوالات حل کرنے کے لئے حضرت مولانا مفتی محمود حسن صاحب مدظلہٗ مفتی دارالعلوم دیوبند کا گرامی نامہ مطالعہ فرمائیے۔

---

۱) شبہات کے دور کرنے کا کیا طریقہ ہے۔؟
۲) تبلیغی جماعت کے فوائد کیا کیا ہیں۔؟
۳) گھریلو اور معاشی ضروریات کو نظر انداز کر کے دوسروں کی؟

یا اپنی اصلاح کیلئے تبلیغ میں چلہ کیلئے نکلنا کیسا ہے۔ ؟

(۴) کیا تبلیغی جماعت والوں کے نزدیک جماعت کے نصب العین کو ہر دینی ادارے، اہل حق کی خانقاہی تربیت، علماء کی دینی خدمات، حقوق العباد کی انجام دہی، جائز معاشی مصروفیات وغیرہ تمام ہی دینی امور کے مقابلے میں ایسی برتری حاصل ہے کہ اسکی دعوت کے سامنے کوئی عذر لائق پذیرائی شرعاً نہیں ہے؟

(۵) کیا تبلیغی جماعت میں اہل حق علماء و فضلاء و شیوخ خال خال ہی شریک ہیں۔ اور وہ بھی کیا مقامی دینداروں کی دل جوئی کے لئے شرکت کرتے ہیں؟

(۶) تبلیغی جماعت میں نکلنے کا اوّلین مقصد کیا ہے۔؟

(۷) کیا تبلیغی جماعت کا نام بانیوں نے رکھا ہے یا از خود اس نام سے یہ جماعت مشہور ہو گئی ہے۔؟

مندرجہ بالا باتوں کو معلوم کرنے کیلئے مولانا منظور صاحب مظاہری مفتی مدرسہ کانپور کے گرامی نامہ میں مطالعہ کیجئے۔

مقدمہ!

رمضان کے دوسرے عشرہ میں حضرت مفتی محمود حسن گنگوہی صاحب مدظلہٗ کے پاس ایک صاحب کا خط آیا جس میں انہوں نے تبلیغی جماعت سے متعلق اپنے چند اشکالات تحریر فرماکر انکا جواب طلب فرمایا تھا حضرت مفتی صاحب نے نہایت محققانہ جواب تحریر فرمایا۔ اور بغرض تمرین احقر کو بھی جواب تحریر کرنیکا حکم فرمایا جسکی تعمیل کی سعادت نصیب ہوئی۔ عام استفادہ کی غرض سے اصل خط اور حضرت مفتی صاحب کا اصل جواب اور اخیر میں احقر کا تحریر کردہ جواب شائع کیا جارہا ہے۔ شاید اللہ تعالیٰ کسی کیلئے ذریعہ ہدایت بنا دیں اشکالات پر تبلیغی احباب بھی غور فرمائیں۔ اور کہیں اصولوں سے ہٹ کر کام ہو رہا ہو تو اسکی اصلاح کی سعی فرمائیں۔

نوٹ:۔ یہ خط اگرچہ نجی تھا۔ لیکن چونکہ اسمیں تحریر کردہ اعتراضات ایسی جماعت سے متعلق ہے جس کا کام عالم کے گوشے گوشے میں پھیل چکا ہے۔ اور جسکا کوئی کام ڈھکا چھپا نہیں ہے۔ اسلئے ان لئے اصل اعتراضاتکو کیوں چھپایا جائے اور مراسلہ نگار کا نام حذف کر دینے کے بعد تو نجی خط ہونے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ (مولانا) منظور احمد مظاہری

خط!

مخدوم و معظم! اعلی اللہ مقامکم و دامت برکاتہم
السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہم

مزاج گرامی! عاصی و ناچیز راقم الحروف بفضلہ تعالیٰ آں مخدوم جیسے بزرگوں کی دعاؤں کے طفیل بعافیت زندہ ہے۔ یاددہانی کے لئے بفخر یہ عرض ہیکہ مجھے گاہ گاہے آپ سے بغرض استفادہ و فیض خط و کتابت کا شرف حاصل ہے نیز یہ کہ کبھی آپ کی جانب سے الحمدللہ ناامید نہیں کیا گیا ہوں فجزاکم اللہ احسن الجزاء۔

اس مرتبہ بھی چند امور مستفسرہ کیلئے رہنمائی کا محتاج ہوں۔ امید ہیکہ ازراہِ کرم بزرگانہ جواب باصواب مرحمت فرمائینگے۔ جس کے لئے ٹکٹ لفافہ کا ہمرشتہ عریضہ ہے۔

عرصہ سے دہلی نظام الدین سے تبلیغی جماعتوں کی سرگرمیاں ماشاءاللہ ترقی پذیر ہیں۔ جماعتیں یوں بھی تمام سال

قریہ قریہ گشت کرتی رہتی ہیں۔ بعض جگہوں میں مقامی طور پر بھی گاؤں گاؤں
سالانہ و ہفتہ وار اجتماعات ہوتے ہیں خصوصاً یہاں بھوپال میں۔
چنانچہ بھوپال آمد ورفت کے سلسلہ میں اکثر یہاں کے سالانہ
نیز ہفتہ واری اجتماعات کو دیکھنے کا بھی شرف حاصل ہوا ہے اس
ضمن میں چند امور ذہن میں بطور ایک مبتدی ہمیشہ کھٹکتے رہے اور
دل کلیتاً جماعت مذکورہ کے طریقِ کار سے متفق نہ ہوا۔ لیکن گذشتہ
ماہ نومبر ۱۹۶۳ء میں لکھنؤ کے ندوۃ العلماء کے میدان میں منعقدہ سالانہ
تبلیغی اجتماع میں آں مخدوم کو بھی دیکھکر یہ احساس ہوا کہ عاجز کسی
غلطی میں اور وسوسۂ شیطانی میں مبتلا ہے اس بنا پر اسی وقت سے یہ
خلش تھی کہ حضرت محترم سے اپنے رفع شکوک و دفع وسواس کیلئے اس بار
میں استفسار کرکے اصلاح حاصل کروں گا بنا بریں یہ امر دریافت
طلب ہے کہ کیا تبلیغی جماعت کے متذکرہ اور مشہور عام طریق سفر و چلہ
کیلئے دوسرے فرائض خانگی و معاشی کو نظر انداز کرکے دوسروں کی یا اپنی
ہی اصلاح کے نام پر نکل جانا راہِ خدا میں سفر اور اس راہ کی موت واقعتاً
شہادت ہی ہوگی !!!؟

تبلیغی جماعت کے نصب العین کو مقابلۃً ہر دینی ادارے اور
تعلیمات کے نظم، اہل حق کی خانقاہی تربیت اور علماء حق میں سے اچھے

محترم کی قلمی محنتیں یا تقریریں یا اصلاح و تبلیغ کے دوسرے طریقوں،
اہل خانہ و ماں باپ کی خدمات، گھریلو فرائض جن کا تعلق حقوق العباد
سے ہو انکی انجام دہی جائز معاشی مصروفیت وغیرہ وغیرہ تمام ہی
دینی امور کے مقابلہ میں ایسی فوقیت و برتری ہے کہ اسکی دعوت
کے سامنے کوئی عذر بھی مسموع و لائق پذیرائی شرعاً نہیں ہے؟!!

میں نے اکثر و بیشتر یہ بھی "سُنی جانیوالی" دیکھا ہے کہ علماء و اکابرین و
اہل حق فضلاء و شیوخ کی شرکت بس خال خال ہی نظر آتی ہے۔
وہ بھی محض کسی بڑے شہری اجتماع کے موقعہ پر ہی - اور اکثر حالات
میں مقامی دیندار ساتھیوں کی دلجوئی کے لئے ہی - ورنہ اسفار میں
عام گشت میں تو بس زیادہ جہلائے نیم مُلا یا زیادہ سے
زیادہ تھوڑا بہت پڑھے لکھے ہوتے ہیں - جنہیں نہ عقائد کی خبر
ہوتی ہے نہ مسائل کا علم ہوتا ہے -

دیہاتوں میں جمعہ پڑھاتے ہیں اور پڑھتے ہیں - قائم کرتے ہیں
دھڑلے سے عزاداریاں کرتے کراتے اکھاڑوں (محرم کے کھیل)
کی سربراہی بھی خوب کرتے ہیں - مسجدوں میں لالٹین گیس اور
بتیاں جلاتے ہیں عین برسات میں بھی سائیکلوں کو مسجد کے
حدود میں ان جگہوں تک لے جاتے ہیں - جہاں جوتہ پہن کر جانا منع

کیا جاتا ہے بس یہ ہے کہ علین صفیں بچھنے کی جگہ اور فرش مسجد کو ذرا بچائے رکھتے ہیں۔

خود بھوپال کے ہفتہ واری اجتماع میں جو مغرب سے عشاء تک ہوا کرتا ہے۔ شہر کی جامع مسجد میں، اس میں عاجز راقم الحروف نے بچشم خود دیکھا ہے کہ اچانک بجلی کا کرنٹ ختم ہو جانے پر پہلے گیس بتّی جلا کر خطیب کے ممبر پر رکھی گئی پھر اسی طرح سائکلیں بھی جامع مسجد کے دروازے میں مسجد مذکورہ کے اجتماعات میں آنے والے وہیں پر لا کر جمع کرتے ہیں۔ جہاں تک جوتے لیجانا ممنوع ہے اور اس فعل میں جاڑے گرمی برسات کا کوئی استثنار نہیں ہے۔

بعض جگہ امرار و شرکا رجماعت یہ فرماتے ہیں کہ شرعی و فقہی لحاظ سے چلّہ کیلئے نکلنا، چلّہ دینے والوں کا ساتھ دینا ہجرت و نصرت ہے اور اس کام میں لگے ہوئے مر جانا شہادت ہے۔ اور دین کی تبلیغ اور سہولت کا اصل و صحیح و مکمل کام کی حامل صرف یہ جماعت ہے اور کوئی بھی جماعت یا ادارہ اسلام کے حق میں اتنا مفید نہیں ہے۔

میں نے ایسی مثالیں بھی بچشم خود دیکھی ہیں کہ ایک جگہ بڑی

ہی جدّو جہد سے ایک دینی مدرسہ قائم کر کے اس میں بہ ہزار کوشش تعلیم کا نظم قائم کیا جا سکا۔ بہرائچ سے کچھ کتب حضرت مولانا محفوظ الرحمٰن صاحب نامی مرحوم و مغفور کے یہاں سے انہیں کے مدرسہ سے انہیں کے مشورہ سے منگا کر پڑھانا شروع کی گئیں بد عقیدوں نے اور جاہل سرکشوں نے بڑے مواقع پیدا کئے لیکن کام کسی نہ کسی طرح بحمدہٖ چلتا رہا کہ اچانک وہاں تبلیغی جماعت سے متأثر یا متفق کچھ لوگ آئے اور اپنا کام شروع کیا۔

مدرسہ کے مدرس اور اس سے خصوصی تعلق رکھنے والوں نے زیادہ دلچسپی نہ لی تو اختلاف کی بنیاد قائم ہوئی، ریشہ دوانیاں شروع ہوئیں، فتنے پیدا ہوئے، رنجشیں بڑھیں، مدرسہ کے متعلقین نے مسجد میں ہر نماز کے بعد بالجہر و شور کے ساتھ کلمہ پڑھوانے کو روک رکھا تھا مدرسہ کے پاس اور مسجد کی دیوار کے سہارے و سایہ میں تعزیوں کا رکھنا، باراتوں کا آنا، مع ساز باجوں کے ٹھہرنا۔ نمازوں اور اذان کے اوقات میں تعزیہ کے باجوں کا بجنا، اکھاڑوں کے کھیل کود، شور، ہُلّڑ بازی، ڈھول، نقاروں کی گونج، شادیوں میں سہرے، مقنعے کے رواج ان چیزوں پر بہت کچھ قابو پالیا تھا مقامی لوگ انہیں امور سے

در پردہ یونہی کچھ خلاف تھے ۔ تبلیغ کرنے والوں نے اہل مدرسہ سے عناد کی بنا پر ان مخالفین کو شہ دیں اور انہیں تبلیغ میں لے گئے اور یہ کہا کہ دیکھو یہاں اجتماع میں مذکورہ بالا امور میں سے کسی چیز کا ذکر یا مذمت نہیں ہے۔ لہذا بس یہ اصل کام ہے اسے اپنالو۔

چنانچہ وہ لوگ تبلیغی کام کرنے لگے مسجد میں کھڑے ہو کر وعظ کے نام پر واہی تباہی بکنے بھی لگے۔ مدرسہ کو بھی نکالدیا فنڈ و چندہ بھی ہضم کر گئے اور جس شخص نے زمین دی تھی۔ مدرسہ کے لئے اس کے لڑکے سے یہ اعلان بھی کرا دیا کہ زمین ہماری ہے اور جو عمارت اس پر بنی ہے اس کا میں مالک ہوں۔ میں چاہے اسے مدرسہ رکھوں، چاہے اپنے نجی کام کی عمارت سمجھوں، اسطرح سب بنا بنایا کھیل بگڑ گیا۔ اب اس معاملہ میں کوئی شنوائی بھی نہیں کرتا۔ کیونکہ اس تمام تخریب کو مذکورہ تبلیغی ترقی کا زور شور پردہ ڈالے ہے۔

اِن حالات میں تبلیغی جماعت سے مجھے فطرتاً بددلی تھی لیکن جب سے آں مکرم کو لکھنؤ کے اجتماع میں دیکھا ہے ایک جذبہ عند اللہ دل میں پیدا ہوا کہ شاید میں بے مائیگی علم کے باعث

گراہی پر تھا۔ بس محض طلب حق کی غرض سے دفع اشکال چاہتا ہوں۔ اگر زحمت فرما کر رہنمائی فرمائیں تو زہے نصیب!

چونکہ آپ کرم فرماتے ہیں حوصلہ اس ناچیز کا بڑھا ہوا ہے لہٰذا سمع خراشی کی جرأت ہوئی اور بے کم و کاست اپنے افکار پریشاں آپکے سامنے بغرض اصلاح رکھ دیئے ہیں۔

اُمید ہیکہ اگر بارِ خاطر ہو گا معاف فرمائیں۔ رمضان المبارک کی سعید ساعتوں میں بشرط سہولت اس ناکارہ نیاز کیش کو دعاؤں میں یاد رکھیں تو بڑی نوازش ہو گی۔

بیان کی تعلیم!

یہ حضرت تھانویؒ کا وہ وعظ ہے جسے آپ نے

تھانہ بھون کے مدرسہ کی تقریری انجمن کے افتتاح پر فرمایا

تھا جنہیں تقریر کے سیکھنے کے متعلق چند مفید کلمات بیان فرمائے تھے۔

مکتوب (۸)

الجواب الاول (۱)

از: حضرت مولانا مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی مدظلہ

مکرم و محترم زید مکارمکم!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

گرامی نامہ صادر ہوا مگر رمضان المبارک میں اتنی طویل تحریر کا پڑھنا مشکل پھر جواب اس سے زیادہ مشکل۔ تاہم پڑھا معلوم ہوا کہ وقتی اور کوئی فوری چیز جواب طلب نہیں۔

....

مکرما! تبلیغ کا جو نقشہ آپ نے کھینچا ہے میں نے اس سے قبل کبھی نہیں سنا اور دیکھنے کی تو آج تک نوبت نہیں آئی میں نے خود طویل طویل سفر کئے ہیں یہاں بھی ہمیشہ ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کرتا ہوں۔ ۳۵ برس سے شرکت کا موقع ملتا رہتا ہے۔ سہارنپور، دیوبند، رائے پور، لکھنؤ وغیرہ کے اکابر ارباب مدارس و ارباب خانقاہ کا جو کچھ اس کام سے تعلق ہے وہ بھی براہ راست معلوم ہے۔ مشائخ کرام اپنے زیر تربیت سالکین[1] کو کسی طرح اس کام کی ترغیب دیکر کام میں لگاتے ہیں وہ بھی معلوم ہے اسکی بھی کوئی وجہ نہیں کہ آپ کے بیان کو غلط کہا جائے۔ ہو سکتا ہے کہ بعض کم فہم کم علم ناتجربہ کار لوگوں کے ذاتی اعمال و کردار سے کوئی صورت رونما[2] ہو جائے یا کچھ اصحاب اغراض لوگ ان ناتجربہ کار لوگوں کو اپنے مقاصد پورا کرنے کے لئے غلط طور پر استعمال کرلیں جس سے اس قسم کے فتنے پیدا ہوں آپ کی تحریر کردہ وہ صورت حال یقیناً بہت دکھ اور اذیت کی چیز ہے یہ بھی یقینی امر ہے کہ اس قسم کی چیزوں (تعزیہ داری وغیرہ اور

۱؎ تصوف کے راستہ پر چلنے والے۔ ۱۲ ۲؎ ظاہر۔ ۱۲

مدارس وخانقاہوں کی مخالفت یا توہین) کی ذمہ دار حضرات کیطرف سے ہرگز اجازت نہیں۔ ایسی چیزیں تبلیغی کام اور دین کو سخت نقصان پہنچانے والی ہیں۔

تبلیغی نمبروں میں ایک نمبر اکرام مسلم بھی ہے۔ اصولی حیثیت سے وہ بہت قابل اہتمام ہے حضرت مولانا محمد الیاس صاحبؒ کی طرف سے سخت ہدایت ہے کہ جس بستی میں جماعت جائے۔ وہاں کے علماء اور مشائخ کی خدمت میں ضرور حاضر ہو اور انکے اصولوں کی پوری پابندی کرے انکو ہرگز دعوت نہ دے۔ ان سے صرف دعا کی درخواست کرے۔

علماء اور طلباء کو ہدایت ہے کہ اس کام کی وجہ سے درس مطالعہ تکرار کا ہرج ہرگز نہ کریں۔

سالکین کو ہدایت ہے کہ اپنے اوراد وظائف اور تسبیحات کو ہرگز ترک نہ کریں۔ بلکہ زمانہ خروج[1] میں شدت کے ساتھ پابندی کریں راتوں میں تہجد اور ذکر وگریہ کی عام فضا۔ اذکار ومراقبات کا اہتمام، مواخاۃ ومساوات، ایثار و ہمدردی، تواضع وانکسار احتساب وانضباط[2] اوقات۔ حقوق اللہ وحقوق العباد کی نگہداشت[3] وغیرہ

---

[1]۔ نکلنے کے زمانہ میں۔۱۲ [2]۔ وقت کی پابندی۔۱۲ [3] نگرانی۔۱۲

یہ وہ دینی امور ہیں جو خانقاہوں کا طغرائے امتیاز ہیں۔ اور حق تعالیٰ نے مشائخ پیران کا انعام فرمایا ہے۔ تبلیغی جماعت کے ذمہ دار حضرات کی پوری کوشش ہے کہ اللہ پاک ان امور کی طرف تمام مسلمانوں کو متوجہ فرمائیں اور سب کے نفوس میں انکو راسخ[مضبوط۱۲] فرمادیں تو پھر یہ کیسے کہا جاسکتا ہے کہ یہ جماعت خانقاہوں کے کام کو قدر کی نظر سے نہیں دیکھتی؟ علم و ذکر کا نمبر اخلاص نیت کا نمبر آخر کس لئے ہے؟

جگہ جگہ جماعت نے مدارس دینیہ قائم کئے اور کر رہی ہے خود مرکز نظام الدین دہلی میں عربی مدرسہ ہے۔ جہاں چھوٹی بڑی سب کتابیں پڑھائی جاتی ہیں میں نے خود تبلیغ کے لئے جن اکابر علماء و مشائخ کو نکلتے اور ترغیب دیتے ہوئے دیکھا ہے چند کے نام یہ ہیں

تبلیغ کی تائید کرنیوالے اکابرین!

حضرت مفتی کفایت اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

جمعیۃ علماء ہند و صدر مدرسہ امینیہ دہلی، میں خود میوات کے علاقہ میں انکے ساتھ تھا اور انکو بہت نزدیک سے دیکھا ہے کہ انکو تبلیغی کام سے کس قدر گہرا تعلق تھا۔ مفتی اشفاق الرحمٰن صاحب مفتی مدرسہ

فتچپوردہلی، مفتی جمیل احمد صاحب مفتی تھانہ بھون، مولانا اسعد اللہ صاحب مجازِ حضرت تھانویؒ، مولانا عبد الرحمٰن صاحب صدر مدرس مظاہر علوم سہارنپور مجاز حضرت تھانویؒ، حضرت مولانا محمد زکریا صاحب شیخ الحدیث مظاہر علوم سہارنپور مجاز حضرت مولانا خلیل احمد صاحبؒ حضرت مولانا حسین احمد صاحبؒ صدر مدرس دارالعلوم دیوبند مجاز حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہیؒ، حضرت مولانا ابوالحسن علی صاحب ندوی، حضرت مولانا محمد منظور صاحب نعمانی مجازین حضرت رائے پوریؒ وغیرھم۔

غلطی کا تدارک!

جب ایک کام اس قدر عالمگیر ہو اور مسلمانوں کے گروہ دین سیکھنے کیلئے نکلیں تو ان سے بے اصولی اور غلطی ہونا بھی مستبعد نہیں خاصکر ایسی حالت میں کہ ہر جماعت کو امیر عالِم بھی میسّر نہ آئے۔ نہ انکی غلطی کو سراہا جائے گا نہ انکی غلطی کی وجہ سے تبلیغ سے بددل ہو کر کام کو چھوڑا جائے گا۔ نہ تبلیغ کے فوائد و ضرورت سے صرفِ نظر کیا جائیگا۔ بلکہ خود غلطی سے بچتے ہوئے دوسروں کو غلطی سے بچانے کی کوشش کی جائے گی۔ نہیں۔ جب کوئی کام غلط ہو رہا ہو تو جو طریقہ اس کا اختیار کیا گیا ہو

سلہ:- نظر کا ہٹانا۔ ۱۲ اور وہ طریقہ اس کام موقوف علیہ نہ ہو تو اس کام کو ترک کر دیا جائیگا۔ اور اگر موقوف علیہ ہو تو اس طریقہ کام کو جاری رکھا جائیگا۔ اور غلطیوں کی اصلاح کی جائے گی۔ کما تقرر فی الاصول

غلطی اور علماء کی ذِمّہ داری!

اور اُسکی بڑی ذِمّہ داری اُن علماء حضرات پر ہے جو غلطیوں کو دیکھکر دلوں میں اعتراضات کا پہاڑ قائم کرلیں اور اس کام سے دُور ہی دُور رہیں انکی ذمّہ داری یہ ہے کہ وہ اس کام کو اپنا کام تصور کرتے ہوئے پوری قوت کے ساتھ شرکت کریں۔ اور کم علم کم سمجھ بھائیوں سے جو غلطی ہو اُسکو شفقت و محبّت کے ساتھ ان پر ترس کھاتے ہوئے "الدین[۱] النصیحۃ" کے پیشِ نظر "بلطائف الجیل" اصلاح فرمائیں۔

وقت ملاقات اگر آپ زبانی تذکرہ فرماتے تو کچھ مزید عرض کرتا۔ والسلام

نوٹ:۔ کوئی بات ناگوارِ خاطر گزرے تو معاف فرمائیں اس تحریر میں جو غلطی دیکھیں اصلاح فرمائیں اور مطلع فرمائیں شکر گذار ہوں گا۔

احقر محمود عفی عنہ،

مدرسہ جامع العلوم

کانپور

[۱] دین نصیحت ہے کو سامنے رکھکر عمدہ طریقہ سے۔ ۱۲

مکتوب (۹)

الجواب الثانی ۲

از: مولانا منظور احمد صاحب مظاہری

شبہات کے دور کرنیکا طریقہ! | تبلیغی جماعت کی ضرورت اور

افادیت کا سمجھنا اس شخص کے لئے بہت آسان ہے جو اُمّت کے عمومی بگاڑ سے واقف ہو اور اس کا احساس بھی رکھتا ہو۔

تبلیغی جماعت کے مقصد سے باخبر ہو بانی جماعت کے حالاتِ زندگی اور ان کے علم و زہد کا مشاہدہ کیا ہو یا ان کے بارے میں اس دور کے اہل علم اور اہل دل کی شہادت حق کا کتابوں میں مطالعہ کیا ہو اسی طرح جن لوگوں نے اس کام کو بانی جماعت سے عملی طور پر سیکھا اور اسکے لئے انہوں نے اپنے کو وقف کر دیا ہو انکی خدمت میں کچھ عرصہ رہ کر وہ اس کام کو قریب سے دیکھکر اسکے طریقۂ کار اور

مقصد کے بارے میں کوئی صحیح رائے قائم کی جا سکتی ہے ورنہ کسی اچھے ماحول میں رہ کر امت کے عام بگاڑ سے آنکھیں بند کر کے یا جماعت میں نئے لگے ہوئے افراد کی بعض کوتاہیوں کو دیکھ کر یا چلتے ہوئے کسی تبلیغی اجتماع میں شریک ہو کر تبلیغی جماعت کے بارے میں اگر کوئی فیصلہ کرنے بیٹھ جائے تو بجز اس کے کہ وہ بدگمانیوں کا شکار ہو اور جہل مرکب میں مبتلا ہو اُسے اور کچھ بھی حاصل نہ ہوگا۔

دین سے دُوری

آج کون نہیں جانتا کہ مسلمانوں کی اکثریت دین کی بنیادی باتوں سے بھی دور ہو چکی ہے اب بھی مسلمانوں کے علاقے کے علاقے ایسے ملیں گے جو کفر سے اتنا قریب ہو چکے ہیں کہ اب اُنہیں مُرتد بنانے کی منظم کوششیں شروع ہو چکی ہیں۔ انکے کان علماء کے مواعظ حسنہ سے ناآشنا ہیں۔ اہل اللہ کی صحبتوں سے وہ محروم ہیں۔ نہ انکے اندر دین کی طلب ہے، نہ دین کا شعور ہے اب انہیں ارتداد سے بچانے کے لئے تبلیغی جماعت کے پروگرام کے علاوہ کس پروگرام پر عمل کیا جائے ؟ !!!

اجمیر کے اطراف میں تبلیغی جماعتوں کا سلسلہ قائم ہو چکا ہے انہوں نے بتایا کہ ان اطراف میں مسجدیں ویران پڑی ہیں

گرد و غبار اور کبوتروں کے بیٹ سے گھٹنوں تک پٹی ہوئی ہیں۔
اور جب جماعت والوں نے صاف کر کے اذان دی تو پورے گاؤں میں کہرام مچ گیا وہاں کے مسلمانوں تک حیرت میں پڑ گئے اور مسجد کی طرف دوڑے ہوئے آئے کہ یہ کیسی آواز لگائی جا رہی ہے ؟

کتنے افسوس کی بات ہے اسلام کی آواز خود مسلمانوں کے لئے اجنبی آواز بن گئی ہے اب ایسی حالت میں آیا اس بات کی ضرورت ہے کہ انکے اندر پہلے آہستہ آہستہ اسلام کی بنیادوں کو مضبوط کیا جائے ؟ یا پہلے فروعی مسائل میں انکی کوتاہیوں کو دور کیا جائے اور کیا ایک دم سے ان کی اصلاح تامہ ہو سکتی ہے ؟

یہیں پر یہ بھی غور کر لیا جائے کہ جب ایسے لوگ اپنا گندہ ماحول چھوڑ کر دین و ایمان سیکھنے نکلیں گے تو کیا ان سے کوتاہیوں کا صدور نہ ہوگا اور ان دین کے طالبوں کو اگر کوئی مبلغ کی کسوٹی پر جانچنے لگ جائے تو قصور کسکا ہوگا ؟

تبلیغی جماعت کا فیض !

اللہ کے فضل و کرم ہے کہ اس کام کی برکت سے لاکھوں انسانوں کی زندگیوں میں صالح انقلاب برپا ہو چکا ہے علاقے کے علاقے اس کام کی بدولت اصلاح پذیر ہو رہے ہیں۔ تین سال کا عرصہ ہوتا ہے جاپان

میں ڈھائی، تین سو غیر مسلم اس جماعت سے متأثر ہو کر اسلام
میں داخل ہو چکے ہیں اور ان اسلام لانے والوں میں بدھ مت کے
بڑے بڑے پروہت اور پادری بھی شامل ہیں اور خود ہندوستان میں
جہاں سے یہ کام شروع ہوا ہر جگہ اس جماعت کا فیض جاری ہے۔
لاکھوں کی تعداد میں گم کردہ[1] راہ ہدایت[2] کے راستہ پر
گامزن[3] ہو چکے ہیں۔ "نگراہٹ" اور اسکے اطراف کے مسلمانوں کا
تبلیغی کام سے پہلے کا حال غالباً آپنے نہ سنا ہو گا۔ پہلے وہاں کے
مسلمان عام طور پر دین سے بے خبر تھے چوری ڈکیتی انکا پیشہ تھا
حتیٰ کہ پولیس انکی حرکتوں سے تنگ آ چکی تھی مگر اس جماعت میں
لگ کر ان کے حالات بدل گئے۔
اب وہاں دینی فضا قائم ہو چکی ہے۔ اب وہاں پولیس والے
جماعت والوں کے احسان مند ہوتے ہیں کہ تمہاری وجہ سے
ہماری پریشانی ختم ہو گئیں۔ اسی طرح میوات کے پچاس لاکھ سے
زائد مسلمانوں کا عمومی حال یہ تھا کہ وہ دین سے بے تعلق ہو چکے
تھے۔ اسلامی تعلیمات سے بے خبر تھے۔

---

[1] صحیح راستہ سے ہٹے ہوئے ۱۲ [2] ہدایت کا راستہ ۱۲ [3] چڑھتے ہوئے

لیکن حضرت مولانا محمد الیاس رحمۃ اللہ علیہ نے یہ کام ان میں شروع کیا اور مسلسل جد وجہد فرماتے رہے حتیٰ کہ وہ دن بھی آیا کہ اللہ تعالیٰ نے اس قوم کی کایا پلٹ دی لاکھوں کی اصلاح ہوئی ہزاروں مسجدیں مدرسہ آباد ہو گئے سیکڑوں علماء اور حفاظ پیدا ہو گئے۔

بہت بڑا فائدہ!

اور تجربہ بتا رہا ہے کہ جو لوگ اصول کے ساتھ اس کام میں لگتے ہیں اس کا ادنیٰ فائدہ یہ ہوتا ہے کہ انکے اندر دین کی طلب اور اپنی اصلاح کا جذبہ پیدا ہو جاتا ہے۔ علم و ذکر کا شوق بیدار ہوتا ہے۔ جسکا لازمی نتیجہ اہل علم اور اہل دل کے ساتھ محبت کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے اور دیر سویر وہ کسی اہل اللہ کے دامن سے ضرور وابستہ[1] ہو جاتے ہیں۔ جماعت میں لگنے والوں کے تدریجی[2] حالات معلوم کر کے اس کی تصدیق کی جا سکتی ہے۔

تبلیغی جماعت کی برکات اور اسکے فوائد کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ آج جبکہ عام طور پر دین کے لئے خرچ کرنا اور اس کے لئے وقت لگانا بہت دشوار ہو گیا ہے۔ اس جماعت سے وابستہ ہونے کے بعد دونوں باتیں بہت آسان ہو جاتی ہیں

[1] تعلق جوڑ۔ [2] آہستہ آہستہ

ایک ایک اجتماع سے چار چار مہینہ اور ایک ایک چلہ کے لئے ہزار دو ہزار کی تعداد میں لوگ نکل پڑتے ہیں اسطرح اصلاح عام کی صورتیں پیدا ہو رہی ہیں جو آگے چلکر اصلاح تام کا ذریعہ بن جاتی ہیں ۔مگر کوئی فعل خواہ کثیر المنفعت ہو یا قلیل المنفعت اگر خلاف نص شرعی ہو تو وہ جائز الحصول نہ ہوگا ۔ کما تقرر فی الاصول ۔ وکما صرح تفصیلاً استاذکم و استاذ اساتذنا مولانا خلیل احمد فی البراہین القاطعۃ اور اصلاح تام کا دعوی صحیح نہیں ہے ۔

ان حالات کو سامنے رکھکر اگر تبلیغی جماعت پر اپنے اعتراضات کو آپ خود ملاحظہ فرمائیں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ ان اعتراضات میں کتنا وزن ہے ؟ اور آپ نے جو رائے قائم کی ہے آپ اسمیں کہاں تک حق بجانب ہیں ۔ ؟

چار اعتراضات!

آپ کے اعتراضات کو مندرجہ ذیل چار نمبرات میں سمو یا جاسکتا ہے

۱ ۔ تبلیغی جماعت میں لگنے والے چلہ کے لئے دوسرے فرائض خانگی و معاشی کو نظر انداز کر کے دوسروں کی یا اپنی اصلاح کے لئے نکل جاتے ہیں ۔ !!! ؟

اسں سلسلہ میں جناب سے یہ عرض ہے کہ اگرامت کا عمومی بگاڑ آپ کے علم میں ہے اور یہ بھی آپ کو معلوم ہے کہ لوگ

ے گھریلو فرائض ۱۲ ئے چھوڑ کر ۔ ۱۲

کلمہ تک سے ناواقف ہو چکے ہیں۔ بہت سی جگہوں پر صلوٰۃ جنازہ کے بغیر مسلمان دفن کئے جارہے ہیں، وہاں نماز کو کوئی جانتا بھی نہیں تو ایسی صورت میں ایسے لوگوں کو کیا اپنی اصلاح فرض عین کے درجہ میں نہیں ہے؟! اور کیا یہ فرض دوسرے خانگی اور معاشی فرائض پر مقدم نہیں ہوگا؟ اور جو مسلمان بے کلمہ کے مر رہے ہیں انکی اصلاح کے لئے کوشش کرنا فرض کفایہ نہیں ہے اور کیا صحابہ کرام نے فرض کفایہ (جہاد) کے لئے اپنے خانگی فرائض کو نہیں قربان کیا۔ پھر جماعت کے اس طرز عمل پر آپ کو تعجب کیوں ہے؟

دوسرے یہ محض آپ کا مفروضہ (خیال) ہے کہ چلّہ یا تین چلّہ کے لئے نکل جانے سے دوسرے فرائض ٹوٹ جاتے ہیں۔ چار مہینہ کے لئے گھریلو اور معاشی فرائض کا بندوبست ہو سکتا ہے۔ اور لوگ ایسا ہی کرتے ہیں اگر شاذ و نادر کسی نے جذبہ میں آکر دوسرے فرائض توڑ دیئے تو وہ خود ذمّہ دار ہے۔

یہاں تو حال یہ ہے کہ ہمارے کانپور کے ایک رفیق جو سرکاری ملازم ہیں چار مہینہ کے لئے نکل گئے۔ حالات کچھ ایسے تھے کہ انکی ملازمت خطرہ میں پڑ گئی تھی جب حضرت مولانا محمد یوسف صاحب مدظلہ العالی (امیر جماعت تبلیغ) کو اس کا علم ہوا تو انہوں نے چار ماہ پورا

ہونے سے پہلے ہی ان صاحب کو اصرار کے ساتھ کاپنور بھیجہ یا
اس کام کے ذمہ دار حضرات عام لوگوں کے ضعف طبع اور ضعف
توکل سے اچھی طرح واقف ہیں۔ اسلئے وہ ہر بات کا پورا لحاظ
رکھتے ہیں۔

۲:- دوسرا اعتراض آپ کا دوسرا اشکال یہ ہے کہ تبلیغی جماعت والوں کے نزدیک
جماعت کے نصب العین کو ہر دینی ادارے اہل حق کی خانقاہی تربیت
علماء کی دینی خدمات حقوق العباد کی انجام دہی جائز معاشی مصروفیات
وغیرہ تمام ہی دینی امور کے مقابلے میں ایسی برتری حاصل ہے کہ اس
کی دعوت کے سامنے کوئی عذر لائق پذیرائی شرعاً نہیں ہے۔

اسکے جواب میں بھی یہی عرض ہے کہ یہ افتراء اور بہتان ہے
یا یہ کہا جائے کہ یہ آپ کی (بقول آپکے) جماعت سے فطری بدحلی
کا کرشمہ ہے۔ ورنہ کیا بتایا جا سکتا ہے کہ کسی شیخ طریقت یا تقریر یا تحریر
اور تدریس کے ذریعہ دین کی خدمت کرنے والے، علماءِ جماعت
کے کسی ذمہ دار نے یہ کہا کہ آپ اپنا مشغلہ چھوڑ کر بس اس کام
میں لگ جائیے اور یہ کہ تبلیغی جماعت کے مقابلہ میں آپ کی خدمات

کوئی حیثیت نہیں رکھتے ہیں (العیاذ باللہ) اور جماعت کا کون ذمہ دار ایسی بات کہہ سکتا ہے جبکہ جماعت کا مقصد ہی لوگوں کی اصلاح اور خانقاہوں اور مدارس کو آباد کرنا ہے۔

حضرت مولانا محمد یوسف صاحب نے لکھنؤ کے اجتماع کے موقع پر علماء کی خصوصی مجلس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ موجودہ مدارس بہت کم ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ مدارس کی تعداد میں اور اضافہ ہو اور اس کے لئے یہ جدّ و جہد ایک مؤثر ذریعہ ہے جب لوگوں میں دینی شعور پیدا ہوگا تو لازمی طور پر علماء اور مشائخ سے وہ اپنی پیاس بجھائیں گے اور مدارس و خانقاہوں میں اضافہ ہوگا۔

مولانا نے علماء کرام سے یہ بھی فرمایا کہ ہم حاشا و کلا آپ کے مشاغل کو نہیں چھڑوانا چاہتے ہیں۔ البتہ یہ ضرور چاہتے ہیں کہ اپنے مشاغل کے ساتھ اس کام کی سرپرستی فرمائیں اور اسکی نگرانی کرتے رہیں۔ تاکہ عوام غلط راستے سے محفوظ رہیں۔

اور خود حضرت مولانا محمد یوسف صاحب شیخ طریقت ہیں اور اپنے مدرسہ کاشف العلوم میں اونچی اونچی کتابیں پڑھاتے ہیں۔ تصنیف و تالیف کا سلسلہ بھی جاری ہے طحاوی شریف کی مبسوط شرح لکھ رہے

ہیں پھر دوسرے علماء و مشائخ کے کاموں پر کیسے تنقید کر سکتے ہیں؟ جبکہ خود ان کاموں کو کر رہے ہیں۔ اور نہ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ جب آپ نے تبلیغی اجتماع میں شرکت فرمائی تو بعد میں جماعت والو کی ترغیب پر آپ نے کتنے چلّے دئیے اگر صرف اجتماع میں شرکت کر کے چلے آئے۔ جیسا کہ آپ کے خط سے اندازہ ہوتا ہے تو پھر یہ الزام کہاں تک صحیح ہے کہ اس کی دعوت کے سامنے کوئی عذر بھی لائق پزیرائی شرعاً نہیں ہے۔

۳:۔ تیسرا اعتراض!

آپ کا یہ فرمانا کہ اہل حق علماء و فضلاء و شیوخ بس خال خال ہی نظر آتے ہیں اور جو بڑے اجتماعات میں شرکت کرتے ہیں وہ مقامی دینداروں کی دل جوئی کے لئے"۔

اس اشکال کا جواب آپ خود اپنے ہی الفاظ میں تلاش کر لیجئے کیا جو بڑے اجتماعات میں شرکت کرتے ہیں وہ جماعت کو غلط سمجھتے ہوئے محض مقامی دینداروں کی دلجوئی کے لئے شرکت کر لیتے ہیں یہ تو آپ نے علماء اور مشائخ پر ایسی زبردست چوٹ کی ہے جس سے زمین کو پھٹ جانا چاہئے افسوس صد افسوس آپنے اپنی فطری بدحالی کی بنا پر جماعتِ علماء و مشائخ کو بھی ہدف ملامت

بنا ڈالا - اب تو مجھے ڈر لگتا ہے کہ اگر میں اونچے اونچے علماء اور اہل اللہ کا نام لوں اور یہ بتانا شروع کروں کہ انہوں نے جماعت کو کتنا سراہا اور کتنی اسکی حمایت فرمائی تو آپ بے تکلف فرما دینگے کہ وہ تو انہوں نے مقامی دینداروں کی دلجوئی میں ایسا کیا تھا۔

اگر آپ واقعی یہ جاننا چاہتے ہیں کہ اس جماعت کو علماء ومشائخ کی کس درجہ سرپرستی حاصل ہے تو بانی جماعت حضرت مولانا محمد الیاس رح کے حالات پڑھیے اور مرکز تبلیغ نظام الدین دہلی جاکر کچھ دنوں قیام کیجئے تو آپ کو شاید اطمینان ہو جائے اور یہ یقین ہو جائے کہ علماء اور مشائخ ہی اتنی زبردست دینی تحریک کی قیادت کر سکتے ہیں۔
رہنمائی ۱۲

۴:- چوتھا اعتراض!

بے والے اشکال کے ساتھ آپنے یہ بھی تحریر فرمایا ہے کہ "عام اسفار گشت وغیرہ میں زیادہ تر جہلاء نیم مُلّا یا زیادہ سے زیادہ تھوڑا بہت پڑھے لکھے لوگ ہوتے ہیں جنھیں نہ عقائد کی خبر ہوتی ہے نہ مسائل کا علم ہوتا ہے اور اسکے ساتھ آپ نے انکی فروعی کوتاہیوں کی بھی ایک لمبی فہرست مرتب فرما دی ہے۔

افراد جماعت کی کوتاہیوں اور خامیوں کو دیکھنے سے پہلے

اگر آپ یہ دیکھ لیتے کہ یہ پہلے کس ماحول میں تھے اور پہلے انکے عقائد اور اعمال کی کیا کیفیت تھی تو شاید آپکو یہ اعتراض کرنے کی ہمت نہ پڑتی بلکہ آپ جماعت والوں کو دعائیں دیتے کہ انہوں نے ارتداد[ے۱] کی گود میں جا بیٹھنے والوں کو تھام لیا اور گوبر کے پجاریوں کو خدا کی جناب میں جھکا دیا۔ آپ کی تحریر سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کسی اچھے ماحول میں رہکر متقیانہ زندگی گذار رہے ہیں۔ اسلئے جماعت والوں کی کوتاہیاں آپ پر بہت گراں گذرتی ہیں۔

اور آپ کا غصّہ اسوقت دو آتشہ ہو جاتا ہوگا جب آپ یہ سوچتے ہوں گے کہ یہ جاہل نیم مُلاّ تو خود ہیں پھر تبلیغی جماعت میں نکلکر یہ مبلّغ کیسے بن جاتے ہیں۔ اور بغیر آداب تبلیغ سیکھے ہوئے انہیں تبلیغ کا کیا حق ہے؟

اگر آپ کا غصّہ اس وجہ سے ہے تو نہایت ادب سے یہ عرض کروں گا کہ آپ نے تبلیغی جماعت کا مقصد اور اسکی چلت پھرت کی غایت ہی کو نہیں سمجھا۔

نکلنے کا اوّل مقصد!

نکلنے کا اہم اور اوّلین مقصد تو یہ ہے کہ جن میں دین کی

ے۱:- دوسرا مذہب اختیار کر لینا - ۱۲

طلب نہیں ہے اور جو گندے ماحول میں رہکر دین کو نہیں سیکھ
سکتے انہیں انکے ماحول سے نکال کر اچھے ماحول میں لایا جائے
تاکہ کچھ دنوں وہ اچھی فضائیں رہ کر اپنی اصلاح کی طرف مائل ہوں
انکے اندر دین کی طلب پیدا ہو۔ اپنے ماحول میں رہتے ہوئے
مشاغل کی وجہ سے ضروری علم دین بھی نہیں حاصل کر سکتے تھے
وہ باہر نکل کر دین سیکھنے والے بن جائیں۔ اپنے گھر بار کی راحت چھوڑ
کر راہِ خدا میں تکلیف برداشت کرنے کی عادت پڑے اور سب سے
بڑا مقصد یہ ہے کہ خدا کی ذات پر توکل کی مشق ہونے لگ جائے
اور دوسروں کو دعوت دینے کی حیثیت بس یوں سمجھ لیجے
کہ رات کو پہرہ دینے والے چوکیدار کی سی ہے۔ جو رات بھر جاگتے
رہو کی آواز لگاتا رہتا ہے۔ اور اس کا مقصد یہ ہوا کرتا ہے
کہ کہیں میں نہ سو جاؤں اسی طرح جماعت والوں کی دعوت
کو سمجھ لیجئے۔ دعوت سے ان کا مقصد اولاً خود کو جگانا ہے۔
علماء اور بزرگوں کی خدمت میں حاضر ہو کر اُمّت کے
حال زار کی داستانیں سُناتے ہیں۔ اور ان کے سامنے اپنی
کوتاہیاں بیان کر کے اصلاح حال کے طالب ہوتے ہیں اور
دعاؤں کی درخواست کرتے ہیں۔ لہٰذا جاہلوں اور نیم مُلّاؤں

کے نکلنے پر تعجب نہیں کرنا چاہیے۔

اصل میں لوگ "تبلیغی جماعت" کے نام سے دھوکہ کھا جاتے ہیں۔ اور لفظ تبلیغ سے بھڑک اٹھتے ہیں۔ حالانکہ یہ نام بانیٔ جماعت حضرت مولانا محمد الیاس صاحبؒ فرمایا کرتے تھے کہ اگر میں اس کا کوئی نام رکھتا تو "تحریک ایمانی" رکھتا۔

اعتراضات سے تشفی کا بہترین ذریعہ!

اگر ان گذارشات سے آپ کی تشفی نہیں ہوئی تو دوسرا طریقہ یہ ہے کہ بغیر کسی فرض کو توڑے ہوئے آپ کچھ وقت نظام الدین میں لگائیں۔ انشاء اللہ کام کی حقیقت سمجھ میں آجائے گی اور بعض جگہ جو تبلیغی جماعت سے آپ کو کوئی مکتب ٹوٹتا ہوا نظر آیا یا جماعت کے افراد میں بہت سی کوتاہیاں نظر آئیں۔ جس کی وجہ سے آپ کو جماعت سے فطری بددلی پیدا ہو گئی ہے۔ انشاء اللہ وہاں پہونچ کر آپ کے سارے اشکالات دور ہو جائیں گے۔

نکلنے پر ہجرت اور نصرت کی حقیقت بھی سمجھ میں

آجائے گی۔ وہاں آپ دیکھیں گے کہ کس طرح روزانہ سیکڑوں افراد کی آمدورفت کا سلسلہ لگا رہتا ہے۔

نماز تلاوت اور ذکر کی کیسی فضا ہوتی ہے اور اگر دہلی سے دو چار روز کے لئے آپ میوات چلے گئے تو ایسی مثالیں آپ مشاہدہ کریں گے کہ جہاں سے " دین " شہر بدر کر دیا گیا تھا۔ آج وہاں دین کس طرح لہلہا رہا ہے۔ اور جب سیکڑوں مکاتب آپ دیکھئے گا تو آپ کو اپنا مکتب یاد آجائے گا۔ اور آپکو تعجّب ہو گا۔ اور بالآخر یہ کہنے پر مجبور ہونگے کہ تبلیغی جماعت سے مکاتب اُجڑتے نہیں۔ آباد ہوتے ہیں۔

منقول از
حقیقت تبلیغ

چوتھے اور اہم دو

مکاتیب، بسلسلۂ

تبلیغ!

(۴)

چند اعتراضات اور اسکے جوابات!

(ایک خط اور اسکے دو جواب)

۱ پہلا جواب منجانب :- حضرت شیخ الحدیث الحاج مولانا محمد زکریا صاحب (دامت برکاتہم)

۲ دوسرا جواب منجانب :- مولوی اسماعیل کچھولوی مفتی مدرسہ جامعہ اسلامیہ ڈابھیل ضلع سورت (گجرات)

اسے ضرور پڑھئے!

① کیا سنت و نوافل نماز کے بعد تعلیم کا اعلان کرنا اور لوگوں کو روکنا بدعت ہے؟

② کیا تبلیغ کا کام عالموں کا ہے؟ پھر لوگ کیوں نکلتے ہیں؟

③ کیا قرآن و شریعت سے ۳ چلہ کا نکلنا ثابت ہے؟

④ عبدالوہاب نجدی کے بارے میں تبلیغ والوں کا کیا عقیدہ ہے؟

نوٹ:۔ مندرجہ بالا سوالات کے جواب شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا صاحب دامت برکاتہم کے خط کے جواب میں ملاحظہ فرمائیں۔

⑤ کیا جماعت میں چلہ دس دن وغیرہ نکلکر خرچ و اخراجات کرنا مال کا برباد کرنا ہے کیا اس سے بہتر اس قسم کا یتیموں اور بیواؤں کو دیدینا ہے؟

⑥ کیا حضرت عمرؓ کے زمانہ میں ۳ چلّہ کیلئے نکلنے والوں پر پابندی تھی؟

⑦ تبلیغی جماعت فضائل پر کیوں چلائی جاتی ہے مسائل پر کیوں نہیں؟

مندرجہ بالا سوالات کے جوابات مفتی و مولانا اسمٰعیل صاحب کچھولوی (مفتی مدرسہ جامعہ اسلامیہ ڈابھیل ضلع سورت، خلیفہ حضرت شیخ الحدیث صاحب) کے خط میں ملاحظہ فرمائیے۔

خط!

۱۸ اگست ۸۰ء

مکرمی و محترمی جناب شیخ الحدیث حضرت مولانا الحاج محمد زکریا صاحب دامت برکاتہم!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

بعد سلام مسنون مؤدبانہ گذارش ہے کہ ہماری بستی (ضلع) میں اللہ کے فضل وکرم سے تبلیغ کی نقل وحرکت جاری ہے دعا فرمائیں دین کی فکر اور نوجوانوں میں تھوڑی بیداری پیدا ہوئی ہے لیکن بعض مشکلات اور رکاوٹیں اس ہماری ٹوٹی ہوئی نقل وحرکت میں آڑے آرہی ہیں۔ جنمیں سے بعض یہ ہیں۔

(۱) ہماری بستی میں تبلیغی جماعتیں آتی ہیں۔ اور اپنے اصول کے تحت سنت و نوافل کے بعد دین کی باتیں، یا کتابی تعلیم وغیرہ کیلئے لوگوں کو ٹھہرنے کی گذارش کرتی ہیں، "ایسا کہتے ہیں کہ ایسا اعلان کرنا بدعت ہے۔

(۲) ہماری بستی کے پیش امام صاحب کا کہنا ہے کہ تبلیغ کا کام تو عالموں کا ہے پھر اسمیں ہر کس وناکس کیسے جُڑیں؟ پھر ہم اپنی اصلاح کیلئے کیسے نکلیں؟ ہمارے پیش امام تو خود نکلتے نہیں؟ جبکہ خود سند یافتہ عالم ہیں

(٣) کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ جماعت میں ایک دن یا تین چلّوں میں نکلکر جو خرچ و اخراجات کیۓ جاتے ہیں وہ رقم اگر یتیم و بیواؤں کیلئے خرچ کیجائے تو بہتر ہے۔ بعض کا یہ کہنا ہے کہ ہماری اصلاح ضروری ہے۔

(٤) ہماری بستی کے پیش امام صاحب (جو سند یافتہ عالم ہیں) کا کہنا ہے کہ تین چلّہ جماعت میں نکلنا قرآن و شریعت سے ثابت نہیں ہے

(٥) ہماری بستی کے قریب ایک چھوٹے سے قریہ کے پیش امام صاحب نے تبلیغی جماعت سے سوال کیا کہ "محمد بن عبد الوہاب نجدی" کون ہیں؟ ان کا کیا عقیدہ ہے جماعت والوں نے لاعلمی ظاہر کی تو پیش امام صاحب کہتے ہیں کہ جماعت والو! تم جانتے ہو پھر بھی چھپاتے ہو؟ آئندہ خلاصہ کرکے آنا ورنہ سامان مسجد کے باہر پھینک دیا جائے گا۔

(٦) یہاں کے سند یافتہ عالم ہم سے یہ پوچھتے ہیں کہ تبلیغی جماعت "فضائل" پر کیوں چلائی جاتی ہے مسائل پر کیوں نہیں؟ وغیرہ وغیرہ۔

نوٹ:- گذارش ہے کہ مندرجہ بالا حالات و معاملات جو آئے دن جماعت میں نکلنے والوں اور کام کرنے والوں کو پیش آرہے ہیں ہم آپ سے مؤدبانہ دعا کے لئے ملتجی ہیں اور اس کار خیر میں رہنمائی کی درخواست کرتے ہیں اور تبلیغی جماعت کے اصول و آداب پر جو کتاب ہو وہ ہمیں کہاں سے مل سکے گی؟

فقط۔

مکتوب (۱۰)

الجواب الاوّل ①

از: حضرت شیخ الحدیث مولانا شاہ محمد زکریا صاحب مدظلہ

۷۸۶

عنایت فرمایم سلمہٗ!

بعد سلام مسنون عنایت نامہ پہنچا۔ یہ ناکارہ اپنے امراض کی کثرت کی وجہ سے طویل خط و کتابت سے معذور ہے۔ تفاصیل پوچھنی ہو تو مرکز کی طرف رجوع کریں۔

بندہ کے خیال میں موجودہ زمانہ میں، تبلیغ نہایت ضروری چیز ہے۔ بندہ کے خیال میں آدمی کو حتی الوسع اس میں ضرور شرکت کرنا چاہئے۔

① معلوم نہیں مدارس کا بنانا، وعظ کے لئے لوگوں کو کتنا

بھی بدعت ہے یا نہیں؟ امامت پر تنخواہ لینا بھی جائز ہے یا نہیں؟

(۲) اگر آپکے امام صاحب نہیں نکلتے تو کچھ مضائقہ نہیں، تم دوستوں کو اپنی وسعت کے موافق نکلنا چاہیئے۔ امام صاحب کا یہ کہنا کہ تبلیغ کا کام تو عالموں کا ہے، غلط ہے، تبلیغ اور چیز ہے۔ اور تذکیر اور چیز ہے۔ وعظ کہنا علماء کا کام ہے۔ تعجب ہے آپ کے امام صاحب سند یافتہ عالم ہو کر ایسی بات فرمارہے ہیں حدیث کی کتاب پڑھنے والا ایسی بات نہیں کہہ سکتا۔ وفد عبدالقیس وغیرہ کی سیکڑوں حدیثیں ایسی ہیں جس میں پیام دیکر لوگوں کے پاس بھیجا ہے۔ تبلیغ والے بھی چھ ۶ اصول لوگوں کے پاس پہنچانے کیلئے بھیجے جاتے ہیں۔

(۴) قرآن و شریعت سے تین چلّوں کا نکلنا بھی ثابت نہیں۔ اور بڑے بڑے مدارس کا بنوانا بھی ثابت نہیں۔ میرا خیال یہ ہے کہ مولانا صاحب پہلے ان بڑے بڑے مدارس کو تڑوادیں، اور مساجد گھڑیوں اور گھنٹوں کا لٹکانا اور ٹن کی نماز پڑھنا یہ بھی بدعت ہے آپ اپنے سند یافتہ مولانا صاحب سے نہ تو مناظرہ کریں اور نہ انکی شان میں گستاخی کریں، نہ انکو بُرا کہیں تبلیغ کا کام ضرور کرتے رہیں۔

۲۳۱

⑤ تبلیغ والوں کا یہ کہنا کہ وہ عبدالوہاب نجدی کو نہیں جانتے ہیں، بالکل صحیح ہے ان بیچاروں کو دنیا بھر کی کیا خبر؟ یہ چیزیں عوام کو نہیں معلوم ہوا کرتیں۔ انکو یہ بھی معلوم نہیں ہوتا کہ "امام ذہبیؒ" کون ہیں؟ حافظ ابن حجرؒ" کون ہیں یہ سوالات عوام سے کرنے کے نہیں علماء سے کرنے کے ہیں۔

آئندہ اس قسم کے سوالات مرکز ہی سے دریافت کرلیا کریں۔ یہ ناکارہ تو معذور ہے۔

تبلیغی اصول پر کتاب بندہ کے علم میں نہیں مرکز سے دریافت کریں۔

فقط والسلام

(حضرت شیخ الحدیث صاحب)

بقلم:-

محمد اسمٰعیل سورتی

۳ شعبان المعظم ۹۰ھ

مکتوب (١١)

الجواب الثانی ②

از حضرت مولانا مفتی اسماعیل صاحب کچھولوی مدرسہ جامعہ اسلامیہ
ڈابھیل ضلع سورت (گجرات)

(نوٹ) اس خط میں تبلیغ کے علاوہ اور بھی سوالات اور لکے جوابات تھے۔ ہم نے صرف تبلیغ کے متعلق اعتراضات اور جوابات کے حصّے کو اسمیں شامل کیا ھے۔

دوسری بات یہ ہے کہ اس خط میں زبان گجراتی تھی۔ ہم نے اردو زبان میں منتقل کرکے اس کتاب میں ان باتوں کو شامل کیا ھے۔

لہٰذا لفظی غلطی کا انتساب بندہ کی طرف کریں۔

(ازناشر)

سوال!

(١)

ہماری بستی میں تبلیغی جماعت آتی ہے۔ اور اپنے اصول کے مطابق نماز کے بعد اعلان کرتی ہے کہ "دوستو! سنت و نوافل نماز کے بعد کتابی تعلیم یا بیان ہوگا" تمام حضرات تشریف رکھیں کیا اسطرح اعلان کرنا بدعت ہے تفصیل سے سمجھائیے۔

(٢)

ہماری بستی کے پیش امام صاحب کا کہنا ہے کہ تبلیغ کا کام تو صرف عالموں کا ہے تو کیا مجھ جیسے ایرے غیرے کا یہ کام نہیں ہے حالانکہ جماعت میں بیان

جواب!

(١)

نماز کے بعد اس طرح ان الفاظ میں اعلان کرنا تعلیم کیلئے کوئی گناہ کی بات نہیں ہے۔ بلکہ حدیث شریف کا سیکھنا اور سکھانا، پڑھنا پڑھانا ثواب اور دین ہی کا ایک کام ہے۔ اسی طرح فقہاء نے جو بدعت کی تعریف بیان کی ہے اس میں یہ چیز داخل نہیں ہے اسلئے بدعت کہنا صحیح نہیں ہے۔

(٢)

عالم جاننے والے کو کہتے ہیں اسلئے جو بات دین کی کوئی شخص جانتا ہو وہ اس بات کا جاننے والا (عالم) شمار کیا جائے گا اب اُس شخص پر ضروری ہے کہ (جتنی باتیں

مقصود نہیں ہے بلکہ حرف
چھٹے ہی نمبر پر بیان کرنا
ہوتا ہے پھر بھی پیش امام
صاحب اس قسم کی باتیں
کیوں کرتے ہیں؟
اس بارے میں آپ کی کیا رائے
ہے؟ تفصیل سے سمجھائیے۔

(۳)

بعض کہتے ہیں کہ تبلیغی جماعت
میں تین دن، دس دن ایک
چلّہ اور تین چلّے کے لئے نکلنا
رقم کا برباد کرنا ہے۔ اسکے بجائے
کسی یتیم، بیوہ یا کسی حاجتمند
انسان کی اعانت و امداد بہتر
اور اچھا ہے اسکے برخلاف
بعض حضرات کہتے ہیں کہ
جماعت میں نکلنے سے خود کی

کو وہ جانتا ہے) دوسروں کو سکھائے
باعمل کرائے۔ اسمیں شریعت کے
خلاف کیا بات ہے۔ باقی رہے دلائل
فرعیہ اور دوسری باتیں جنکے بارے میں
پوری تحقیق و تفصیل معلوم نہوں
اُسے کسی ماہر عالم سے دریافت کرکے
اُس پر عمل کرے۔

(۳)

تبلیغی جماعت میں جانے سے رقم
خرچ ہوتی ہے اس سے انکار نہیں
نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن اس سے
اُس شخص میں ایمان، نماز کی تلاوت
خدا کا خوف، حضور اقدس صلی اللہ
علیہ وسلم کی ذات سے محبت جیسی
قیمتی باتیں بھی تو حاصل ہوتی ہیں
اسلئے اسمیں اپنی رقم کا خرچ کرنا
خدا تعالیٰ کی رضامندی کیلئے خرچ کیا

اصلاح ہوتی ہے، حلال و حرام، اور فرائض وسنن سے انسان واقف ہوتا ہے تو ان دونوں میں صحیح کون ہے؟ ۔

ہوا شمار کیا جائیگا۔ ایسوں کی امداد بھی ثواب ہے اسلئے اس کام میں پیسوں کا برباد کرنا ہے۔

یہ کہنا صحیح نہیں ہے!......

سینما، کار، پتلون، بنگلہ، موٹر، سائیکل، عیش وعشرت کے سامانوں میں بھی تو خرچ ہوتا ہے کیا یہ برباد کرنا نہیں ہے؟

ان حضرات سے کہئے کہ مذکورہ بالا چیزوں میں سے کمی کرکے آپنے کتنے یتیموں اور بیواؤں کی مدد کی ہے یا دوسروں کے پاس سے یہ کمی کروائی ہے۔ ہم تو آپکے یہاں کے لعن وطعن سنکر برداشت کرکے خاموش ہوجائیں گے لیکن یاد رکھئے کہ اللہ جل شانہٗ کے پاک و مقدس دربار میں بھی اس کا جواب دینا پڑے گا اور وہ سب کے دلوں کی پوشیدہ باتوں کا بھی جاننے والا ہے کہ آپ کس نیت سے ان باتوں کو کہہ رہے ہو۔

(۴)

ہماری بستی کے پیش امام صاحب کا

(۴)

ایسے پیش امام صاحب کہ جو غلط

سے پتہ چلا کہ اُس عورت کی نئی شادی ہوئی تھی۔ اور اس کا خاوند مختصر مدت رہکر جہاد کے لئے اسلامی لشکر کے ساتھ چلا گیا تھا۔ حضرت عمرؓ وہاں سے آکر سیدھے ہی اپنی صاحبزادی اُمّ المؤمنین حضرت حفصہؓ سے جاکر پوچھا کہ ایک عورت کتنی مدت تک اپنے خاوند سے علیحدہ رہ سکتی ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ چار مہینہ فوراً حضرت عمرؓ نے یہ حکم نافذ کر دیا کہ کوئی بھی شادی شدہ مرد اپنی عورت سے دور جہاد کیلئے چار مہینہ سے زیادہ نہیں رہ سکتا۔ بلکہ اُسی عرصہ میں وہ اپنے بال بچوں سے مل لے (المختصرا)

اب اس سے کونسی پابندی معلوم ہوئی؟ حضرت عمرؓ کی

افریقہ، اور لندن جانے والوں کے لئے یہ حضرات کیا فرماتے ہیں؟

(۵)

ہماری بستی کے قریب ایک پیش امام صاحب نے تبلیغی جماعت والوں سے سوال کیا تھا کہ "محمد ابن عبدالوہاب نجدی کے بارے میں جماعت والوں کا

(۵)

جو شخص اللہ کو معبودِ حقیقی اور حضور اکرمؐ کو اسکا سچا رسول سمجھتا ہے اُسے مسلمان کہا جاتا ہے۔ اور ان تمام کے لئے اِن جماعت والوں کے پاس ایک اصول "اکرام مسلم" کا ہے مطلب اسکا یہ ہے کہ جو شخص ہم سے

کیا عقیدہ ہے ؟
اگر پندرہ دن کے اندر اندر اسکا جواب لکھکر بھیجو گے نہیں تو ہم جماعت کو ٹھہرنے نہیں دینگے اور اگر جماعت ٹھہرے گی تو ہم انکے سامان اور بستروں کو مسجد سے باہر پھینکدیں گے، تو محمد بن عبدالوہاب نجدی کے بارے میں ہمارا کیا عقیدہ ہے ؟

عمر میں بڑا ہے اسکے بارے میں یہ خیال کرے کہ یہ ہم سے نیکیوں میں بھی زیادہ ہوگا۔ اور یہ سمجھکر عزت کرنا اور ہم سے چھوٹی عمر والے سے محبت کرنا اور رحم کرنا اور یہ سمجھنا کہ یہ ہم سے گناہوں میں کم ہے اور ہم دنیا میں اس سے زیادہ گنہگار ہیں شاید یہی حکم جماعت والوں کا عبدالوہاب نجدی کے بارے میں بھی ہوگا حضرت احمد رضا خاں بریلوی جو کہ ہندوستان کے ہر بڑے سے بڑے عالم اور متقی کو کافر کہتا ہے اور

ان حضرات کو کافر نہ کہے اُسے بھی کافر کہتا ہے۔ ایسا کہنے والوں اور فتویٰ دینے والوں کو بھی تبلیغی جماعت والے بُرا بھلا نہیں کہتے ہیں۔ اور اکرام مسلم کے اصول پر عمل کرتے ہیں۔

اب جو شخص مسجد میں نماز، ذکر، حدیث قرآن

کی تلاوت سے روکتا ہو۔ مسلمانوں کو مسجد سے باہر نکالدیتا ہو ایسے انسانوں کے لئے قرآن شریف میں زبردست ظالم کے الفاظ سے خطاب کیا گیا ہے۔

یہ خبر ہو گی یا نہیں۔

(۶)

ہماری بستی کے عالم پیش امام صاحب کا وہ تبلیغی جماعت پر برسرِ عام الزام یہ ہے کہ یہ تبلیغی جماعت والے مدارس کے بند کرنیکا کام انجام دے رہے ہیں جبکہ بعض سمجھدار طبقہ کا خیال یہ ہے کہ یہ تو بڑی عمر والے انسانوں کا چلتا پھرتا مدرسہ ہے۔

کیا یہ تبلیغی جماعت والے مدرسہ بند کرنیکا کام انجام دے رہے ہیں؟ آپ قرآن و حدیث کی روشنی میں اسکی وضاحت فرمائیے؟

(۶)

تبلیغی جماعت والے خود عالم، مدرس، مدرسہ کے قائم کرنے والے، سرپرست اور مدد کرنے والے ہیں پھر ان پر مدارس کے بند کرنیکا الزام لگانا کہاں تک درست ہو گا؟

اور کہاں انہوں نے کونسا مدرسہ بند کیا؟ بلکہ گاؤں گاؤں محلہ محلہ اور گھر گھر دینی تعلیم جاری کی۔ اسلام کی ترقی کے کام انجام دیئے، تعلیم تو انکے اہم مقاصد میں سے ایک ہے۔

ہر سوال مدارس [illegible]

۷

ہماری بستی کے عالم
پیش امام کا کہنا ہے کہ تبلیغی
جماعت والونکو فضائل بتلاکر
کام کرنے کے بجائے مسائل بتلاکر
کام کرنا چاہیئے یہ بات قرآن
و حدیث کی روشنی میں
صحیح ہے یا غلط ؟
تفصیل سے سمجھائیے !

۷

فضائل سُنانے سے عمل کرنے کا
شوق پیدا ہوتا ہے اور کام کی اہمیت
معلوم ہوتی ہے اسلئے فضائل بیان
کیے جاتے ہیں۔ حضور پاک صلی اللہ
علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ بَشِّرُوْا
وَلَا تُنَفِّرُوْا - یعنی فضائل کی بشارت
سناؤ اور نفرت نہ پھیلاؤ اس وجہ سے
وہ فضائل جو معتبر احادیث سے ثابت
ہیں اُنھیں سُناکر عمل کرنیکے لئے ترغیب
دینی چاہیئے اور ضرورت کے اوقات میں
مسائل کو معتبر عالموں سے پوچھکر
عمل کرنا چاہیئے۔

۸

ہماری بستی کے عالم پیش امام
صاحب جمعہ کی اذان کے بعد

۸

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا
اور حضرت عبد اللہ ابن مسعودؓ

اور خطبہ سے پہلے ہمیشہ بیس۲۰
سے تیس۳۰ منٹ تک بیان
کرتے ہیں۔ اسطرح ہمیشہ
بیان کرنے سے لوگوں میں
نماز کی رغبت کم ہو جاتی ہے
کام کاج والے آدمی
زیادہ دیر تک بیٹھنے کی وجہ
سے اُکتا جاتے ہیں۔

تو اس طرح ہمیشہ
بیان کرتے رہنا اور لوگوں
کا ذوق و شوق و رغبت
نماز کی طرف سے کم کرنا کیا
صحیح ہے ؟

تفصیل سے سمجھائیے!

....

......

کا معمول یہ تھا کہ وہ اس
طرح اور اتنی تقریر کیا کرتے
تھے، جس سے لوگوں میں
اُکتاہٹ اور بیزاری نہ
پیدا ہو۔ اسلئے لوگوں
کا خیال رکھنا چاہیئے۔

اور لوگ بھی بڑے
ہی سست ہیں کیا ہفتہ
میں بیس منٹ دین کی باتیں
سُننے کے لئے وقت نہیں
خرچ کر سکتے جبکہ بیہودہ
اور لایعنی باتوں میں گھنٹوں
پر گھنٹے ختم کر دیئے جاتے
ہیں۔

اسلئے اگر امام صاحب
مناسب سمجھیں تو پانچ منٹ
کم کریں۔ یا لوگوں میں ذوق

پیدا کریں جس سے وہ پورے شوق کے ساتھ
تقریر سن سکیں۔

نوٹ:۔ آپ اس سوال میں امام صاحب پر
بغیر سبب کے الزام عائد کر کے اُنکے تبلیغی
سلسلہ کے متعلق لگائے ہوئے الزاموں
کے بدلہ لینے کی کوشش میں لگے ہوئے ہو
ان چیزوں سے تمام مسلمانوں کو
بچنا چاہیئے۔ فقط

واللہ اعلم بالصواب!

احقر

اسمٰعیل حسین کچھولوی

۳ر شعبان ۹۰ھ

مہر
دار الافتاء
(گجرات)
جامعہ اسلامیہ

مہر دار الافتاء بزبان گجراتی

پانچواں اور اہم ایک

مکتوب، بسلسلۂ تبلیغ

(۵)

مسلمانوں کو تبلیغ کرنا حدیث کی رو سے کیسا ہے؟

ایک اعتراض اور اُسکا جواب

از: حضرت مولانا محمود حسن صاحب مفتی اعظم مدرسہ
دارالعلوم دیوبند (یوپی)

مکتوب (۱۲)

ماخوذ
از ماہنامہ کانپور
اپریل ۱۹۷۶ء

حضرت مولانا مفتی محمود حسن صاحب
(گنگوہی مدظلہ)

س :- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفار کے پاس تبلیغ کیلئے جاتے تھے اور آجکل لوگ مسلمانوں کو تبلیغ کرتے ہیں کیا حدیث سے یہ ثابت ہے کہ حضور ؐ نے مسلمانوں میں اسطرح چل کر تبلیغ کی ہے جیسے کہ آجکل تبلیغ کرتے ہیں اس قسم کی روایتیں اگر مشکوٰۃ یا بخاری میں ہوں تو مع باب وصفحہ کے مطلع فرمائیں ؟

ج :- کوفہ اور قرقیسیہ میں جماعت صحابہ رضؓ کا تبلیغ کے لئے جانا فتح القدیر ج ۱ صفحہ ۳۰۷ میں مذکور ہے حضرت عمر رضؓ نے حضرت معقل بن یسار رضؓ، عبد اللہ ابن مغفل رضؓ عمران ابن حصین رضؓ کی جماعت کو اور عبادہ بن صامت رضؓ و ابو الدرداء رضؓ کی جماعت کو "شام" بھیجا یہ جماعتیں مسلمانوں کے پاس گئیں ازالۃ الخفاء ج ۲ صفحہ ۶ میں مذکور ہے۔ محمود حسن عفی عنہ